# بیانِ قدرشبِ براْت

۱۲ ھ ۲۷

لف

بطلِ حُرّیت حضرت علامہ مفتی

## عنایت احمد کاکوروی رحمة الله علیه

تخریج، حواشی، مقدمہ

## میثم عباس قادری رضوی

## ناشر

مرکز اشاعتِ نوادرِ علماء اہلسنت، لاہور



**اشاعت نمبر 1**

نام کتاب: : بیانِ قدرشبِ براْت

۱۲ ھ ۲۷

لف: : بطلِ حُرّیت حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری

(متولد ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء، متوفی ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۳ء)

تخریج، حواشی، مقدمہ: : میثم عباس قادری رضوی

طبع اول: : ۱۲۷۳ہجری

طبع دوم: : ن ۱۳۱۳ہجری مطبع نامی لکھنو

طبع سوم: : رجب ۱۴۳۳ہجری ۲۰۱۲ عیسوی، مرکز اشاعتِ نوادرِ علماء اہلسنت لاہور

طبع چہارم: جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

طبع Q:

تعداد :

صفحات :

قیمت :

ناشر :

تقسیم کار :

مکان کو شرف ملتا ہے مکین سے اور زمانے کو شرف ملتا ہے کسی } ص یا اہم
واقعے سے، جیسے مکہ مکرمہ کو شرف ملا سب اللہ شریف سے، مدینہ منورہ کو شرف ملا سرورِ
کائنات صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے، اور شبِ قدر کو فضیلت qصل ہوئی نزولِ
قرآن سے، اور دس محرم کو فضیلت ملی اہم واقعات سے، ‌ارہ ربیع الاول کو شرف ملا
نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ولادت ‌اسعادت سے، اسی § ح پندرہ
ن یعنی سٗ برأت کو فضیلت qصل ہوئی اس امر سے جس کا ذکر اس ر, لہ میں
آئے گا۔

زیرِ نظر ر, لہ مجاہدِ آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی متوفی ۱۲۷۹ھ
کی تصنیف ہے جن کا تعارف ''qلاتِ لف'' میں مذکور ہے۔ یہ ر, لہ نہایت مختصر
اور بے u مفید ہے جسے حضرت علامہ میثم عباس قادری نے تخریج و حواشی کے بعد
ا عِ® کے لئے ہمیں دیا، علامہ موصوف نے اس ر, لے سے قبل ایک مبسوط مقدمہ
تحریر فرمایا تھا کہ خود ایک ر, لہ تھا، جسے ہم نے بعض وہات کی بناء 6ا مل نہیں
کیا۔

جمعیت ا عِ® اہلسنّت (0 ن) قارئین کے لئے مفید Y نتے ہوئے اسے
اپنے سلسلہ ا عِ® نمبر ۲۵۳ 6ائع کرنے کا اہتمام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لف کی
قبر 6 ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور محقق و محشّی کو علم دین کی خدمت کی مزید توفیق
مرحمت فرمائے اور ان کی اس سعی کو اپنی ‌ارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

(مفتی) محمد عطاء اللہ
} دم دارالحدیث والافتاء جمعیت ا عِ® اہلسنّت (0 ن)



# مقدمہ

## qلاتِ لف

مجاہدِ آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ قریشی النسل
تھے آپ کے آ‌اء و اجداد بغداد سے دیوہ ضلع ‌ارہ (ہندوستان) میں قیام 5یر
ہوئے، اسی قصبہ دیوہ میں ۹ شوال ۱۲۲۸ ہجری کو آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد
منشی محمد بخش اور چچا عبدا نے ناںہیالی m کی وجہ سے کاکوری میں رہائش اختیار کر
لی تھی اسی وجہ سے مفتی ™ حنۃ بھی کاکوروی کہلوائے۔ اپنے ناںہیال کاکوری میں ابتدائی
تعلیم qصل کرنے کے بعد مزید تعلیم qصل کرنے کے لیے رام پور میں تشریف لے
گئے، علمائے عصر سے اکتسابِ علم کے بعد دہلی تشریف لائے اور ‌اہ محمد اسحاق سے سندِ
u یث qصل کی۔ اس کے بعد مولانا (رگ علی مارہروی سے ریاضی کی تعلیم qصل
کی۔ تحصیلِ علم کے بعد مولانا عنایت احمد کاکوروی کو علی گڑھ میں کے عہدہ 6
ملازمت مل گئی۔ بعد ازاں آپ کا تبادلہ بریلی میں ہوگیا۔ نواب } ن بہادر نے رُہیل
کھنڈ میں علَم جہاد بلند کیا تو مفتی عنایت احمد کاکوروی ™ حنۃ بھی اس میں شریک ہو
گئے۔ جہاد میں شمولیت کی وجہ سے آپ کو گرفتار کرکے بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا۔ جس
کے نتیجے میں عبور دریائے شور کی سزا سنائی گئی اور ۱۸۵۸ء میں مفتی عنایت احمد کاکوروی
بطور سزا ''کالا 0نی'' بھیج دیئے گئے۔ ایک انگریز کی فرمائش 6 ''تقویم البلدان'' کا
F جمہ کیا دو برس میں مکمل ہوا اور رہائی کی سبب بنا۔ ''کالا 0نی'' میں مفتی ™ حنۃ نے
قوتِ qفظہ کی بنا 6 مختلف کتب@ لیف کیں حZ وطن وا : تشریف لائے تو اصل کتب
سے مراجعت کی تو تمام مضامین کو ‌الکل درست 0یا جیسا کہ ''تواریخ حبیبِ الہٰ'' کے آخر
میں خود تحریر فرماتے ہیں:

''یہ ر, لہ فقیر نے %مو دہونے کسی کتاب کے صرف از روئے qفظ
لکھا تھا پھر بفضلہٖ تعالیٰ بعد معاودت کے وطن میں کتب u یث وسیر

معتبرہ سے صرف بحرف مطابق کیا۔"

(تواریخ حبیب الٰہ ۱۹۹ مطبو۔ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء)

یہ کتاب انڈمان کے سرکاری ڈاکٹر حکیم امیر}ن کی فرمائش 6لکھی گئی تھی وطن وا 6مفتی ™ حتر نے کان پور میں قیام فرمایا مدر□ فیضِ ¬م قائم کیا۔ کان پور کے مسلمان@ خراس مدر□ کے اخراYت کے کفیل تھے۔ مفتی ™ حتر خود صرف پچیس روپے ماہانہ تنخواہ لیتے تھے۔ قیامِ کانپور کے دوران آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ مولانا سید حسین□اہ ™ حتر کو مدر□ فیضِ ¬م کا مدرِس اوّل اور مولانا لطف اللہ علی گڑھی کو مدرسِ ثانی مقرر فرما کر حج کو روانہ ہو گئے، جدہ کے قریب V کر بحری جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور ۷ شوال ۱۲۷۹ ہجری کو مفتی ™ حتر بحالتِ ۱۷۷م 3/4یقِ بحر ہو کر بمطابق uیثِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرار 0ئے۔

## تصنیفات

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ نے متعدد تصانیف لکھیں جن کی فہرسہ یہ ہے: (۱) تواریخ حبیب الٰہ (۲) بیان قدر سٹ برأت (۳) فضائل درود و سلام (۴) محاسن العمل الافضل (۵) الکلام المبین فی آیات رحمۃ لمین (۶) علم الصیغہ (۷) الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید (۸) Fجمہ تقویم البلدان (۹) وظیفہ کریمہ (۱۰) خجستۂ بہار (۱۱) ہدایت الاŸحی (۱۲) نقشہ مواقع النجوم (۱۳) qاديث الحبیب المتبر کہ (۱۴) فضائل علم وعلماء دین (۱۵) مذمّتِ ہاء (۱۶) ضمان الفردوس (۱۷) ملخصات الحساب (۱۸) علم الفرائض۔

حضرت مفتی ™ حتر ایک کتاب بنام "لوامع العلوم و اسرار العلوم" لکھ رہے تھے جس میں eلیس علوم کا خلا□ لکھنا eہتے تھے اور ہر علم کا نام بے تھا افسوس یہ منفرد علمی دستاویز بھی مفتی ™ حتر کے , تھ ہی 3/4یقِ بحر ہو گئی۔

(حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی کے qلاتِ زندگی کے لیے "Eکرہ علمائے ہند" از حکیم رحمان علی، "Eکرہ علمائے اہلِ سٹ" از مولانا محمود کانپوری اور دیگر کتب



سے مدد لی گئی ہے)

راقم کے 0س حضرت مفتی ™ حتر کی , ت ۷ کتب مو□د ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) "تواریخِ حبیب الٰہ" (۲) "محاسن العمل الافضل" (۳) "فضائل درود و سلام" (۴) "الکلام المبین فی آیات رحمۃ لمین" (۵) "چہل uیث" (۶) "ضمان الفردوس" (۷) "بیانِ قدر شبِ برات"۔ اللہ جلّ شانہٗ نے توفیق دی تو حضرت مفتی ™ حتر کی متذکرہ بالا ۷ کتب کسی وقت مجمو۔ کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کی Yئیں گی۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ

## حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی کے افکار و نظریات کا مختصر بیان:

صفحات کی کمی کی وجہ سے حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ کی کتب سے صرف چندا , ت پیش کیے Yرہے ہیں جن سے ثابت ہو@ ہے کہ آپ کے وہی عقائد ہیں □اس وقت اہلِ سٹ و جماع® حنفی (بریلوی) کے ہیں اور یہ بات کسی 6مخفی نہیں کہ اہلِ سٹ و جماع® کے ان عقائد کو وہابی دیوبندی حضرات شرک و$® کے قرار دیتے ہیں۔

## حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نورانیتِ حِسّی:

حضرت مفتی ™ حتر تحریر فرماتے ہیں:

"uیث میں وارد ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی یعنی "سfسے پہلے اللہ جل جلالہٗ نے میرے نور کو پیدا کیا" اور کتبِ اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سf سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا اور , ررے¬لم کو اُس نور سے جلوۂ ظہور میں لایا۔"

(تواریخ حبیب الٰہ ۷ مطبو۔ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء)

## @ریخ و عجائباتِ ولادت:

حضرت مفتی™ حبک@ ریخ میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

''بارہویں@ ریخ ربیع الاوّل کی اُسی , ل میں جس میں قصہ اصحاب فیل ہوا تھا بروز دوشنبہ بوقت صبح™ دق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور , را¬ لم آپ کے نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب وخوارق¬ دات اُس رات ظہور میں آئے''

(تواریخ حبیب الہٰ ١٠ مطبو ۔ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء)

## مکہ معظّمہ میں میلاد شریف کا ثبوت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے:

حضرت مفتی™ حبک لکھتے ہیں:

''شاہ ولی اللہ محدث نے ''فیوض الحرمین'' میں لکھا ہے کہ میں q ¢ ہوا اس مجلس میں مکۂ معظّمہ میں مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاوّل کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق¬ دات وقت ولادت کا 7 ھا Y@ تھا میں نے دیکھا کہ ایک بارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے اُن انوار میں@ مل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے ایسی محافل متبرکہ میں q ¢ ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الٰہی کے انتھیٰ۔ سو مسلمانوں کو e ہیے کہ بمقتضائے محبت آ ت صلی اللّٰہ علیہ وسلم شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت }لص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو۔ اکثر لوگ اس میں فقط شعر خوانی 6 اکتفا کرتے ہیں یا روایات واہیہ نامعتبر بتاتے ہیں خوب نہیں اور بھی علمانے لکھا ہے کہ اس میں ذکرِ وÃت شریف کا نہ e ہیے اس لیے کہ یہ واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکرِ غم Y نکاہ اس میں محض نازیبا ہے۔ Wمین شریفین میں ہرگز¬ دت ذکر قصّہ وÃت کی نہیں ہے''

(تواریخ حبیب الہٰ ١١، ١٢ مطبو ۔ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء۔ ایضاً فیوض الحرمین ١١٥ مترجم 6وفیسر محمد سرور ناشر دار الا عۃ اردو بازار کراچی)

دیابنہ وہابیہ میلاد شریف 6 اعتراض کرتے ہوئے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو حضور



صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا و™ ل ہوا تھا اس لیے اس دن میلاد شریف کی خوشی نہیں منانی e ہیے۔ حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی™ حبک کے اس ا س میں منکرینِ میلاد کے اس اعتراض کا ردمو د ہے۔

## محفلِ میلاد شریف کے از 6 ایک نفیس استدلال:

حضرت مفتی™ حبک لکھتے ہیں:

''ثُوَیبہ لونڈی ابو کی تھی کہ ابو نے اُسے وقت نے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور q ل پوچھا اُس نے کہا کہ ±اب " ید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شبِ دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطیٰ سے کہ ا رے سے اُن کے میں نے ثُوَیبہ کو بسبب نے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ 0 نی مجھے چوسنے کو مل Y@ ہے کہ اُس سے ایک گونہ ±اب میں تخفیف ہو Y تی ہے علمائے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہے کہ Z ابو سے کافر کو جس کی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہے بسبب خوشی ولادت شریف کے تخفیف ±اب ہوئی تو مسلمان خوشی ولادت شریف سے a ہر کرے خیال کرنا e ہیے کہ اُس کو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات مل q ل اُس کے ہوں گے۔''

(تواریخ حبیب الہٰ ١٢ مطبو ۔ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء)

وہابیہ دیابنہ میلاد شریف کے متعلق اہلِ سنت کی § ف سے پیش کی گئی اس دلیل کو یہ کہہ کر رد کرتے ہیں کہ اہلِ سنت ابو کافر کے عمل سے دلیل پکڑتے ہیں Z کہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر علمائے اسلام (ان معتبر کے نزدیک بھی مستند ہیں) نے بخاری شریف میں بیان کی گئی اس روایت سے میلاد شریف کے از 6 استدلال کیا ہے۔

مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کا ''تواریخِ حبیبِ الہٰ'' 6 اعتماد:

''تذکرۃ الرشید'' میں ایک واقعہ ان الفاظ میں لکھا ہے:

''ایک دن مولانا محمد حسن ™ حتک مراد آبادی نے دریافت کیا کہ حضرت کیا ذکرِ ولادتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بلا روایات صحیحہ مروجہ کتاب میں دیکھ کر بیان کر دینا جائز ہے؟ حضرت نے فرمایا کیا ضرورت ہے؟ اس کے بعد فرمایا کہ پیر زادے سلطان جہان نے کہلا کر بھیجا کہ وہ مولود جائز ہے پڑھ کر دیجیے، میں نے کہلا بھیجا کہ یہاں میں چلے آؤ مگر انہوں نے کہا کہ عورتیں بھی سُننے کی مشتاق ہیں اس لیے مکان میں ہو تو مناسب ہے میں نے مولوی خلیل احمد کو ''تاریخ حبیبِ الٰہ'' مصنفہ مفتی عنایت احمد ™ حتک مرحوم دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ دو وہ تشریف لے گئے''

(تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۲۸۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ™ حتک ''تواریخ حبیبِ الٰہ'' میں درج واقعاتِ میلاد کو مستند سمجھتے تھے، لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے ''تواریخ حبیبِ الٰہ'' سے واقعاتِ ولادت بیان کرتے ہوئے محفلِ میلاد شریف کے جائز و مستحسن ہونے کا بیان (جو اُس میں نقل کیا گیا ہے) بھی عوام کے سامنے پڑھا تھا یا نہیں؟

## عدمِ سایہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ™ حتک لکھتے ہیں:

''آپ کا سایہ نہ تھا اس لیے کہ سایہ جسم کثیف کا ہوتا ہے نہ لطیف ونورانی کا مولوی جامی علیہ رحمہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ میں......قطعہ

پیغمبر ما نداشت سایہ تاشک بدل یقین نیفتد
یعنی ہر کس کہ پیروِ اوست پیداست کہ بر زمین نیفتد''

(تواریخ حبیب الٰہ ص ۷۴ مطبوعہ مطبع نامی نول کشور، کان پور ۱۸۹۲ء)



آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرت مفتی ™ حتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کے قائل ہیں جبکہ دیابنہ سایہ نہ ہونے کے منکر ہیں، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے اپنی کتاب ''تنقیدِ متین'' میں لکھا ہے:

''اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کا عقیدہ شیعہ کا ہے''

(تنقیدِ متین ص ۱۲۱، ۱۲۲ ناشر انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع، گوجرانوالہ طبع اوّل ۱۹۷۶ء)

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی ™ حتک کے مطابق عالمِ اہلِ سنت حضرت مولانا عنایت احمد کاکوروی کا عقیدہ بھی شیعہ کے عقیدہ کے موافق تھا۔ (استغفر اللّٰہ)

## فضیلتِ شبِ برأت کا مخالفین سے ثبوت:

اس مقالہ میں وہابیہ کی کتب سے وہ حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں جن میں انہوں نے خود شبِ برأت کی فضیلت کا اقرار کیا ہے یا پھر علماء اسلام میں سے کسی کے قول کو قبول کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔

## شبِ برأت کے متعلق وہابی دیوبندی فرقوں کا موقف:

شبِ برأت کے متعلق یہ مختصر وضاحت ضروری ہے کہ دیوبندی شبِ برأت کی فضیلت کے قائل ہیں لیکن اس رات اجتماعی عبادت کو بلا دلیل ممنوع اور بدعت قرار دیتے ہیں۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے شبِ برأت میں اجتماعی عبادت کو ممنوع قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے، لیکن

اجتماع کا اہتمام نہ کیا Y وے''

(زوال السنة عن اعمال السنة ۱۷ بحوالہ شبِ برات کی فضیلت لف مولوی نعیم الدین دیوبندی ۴۵ مطبو - مکتبہ قاسمیہ، ۱۷۔اردو بازار، لاہور)

☆ دیوبندیوں کے مزعومہ مفتیِ اعظم مولوی شفیع دیوبندی شبِ برات میں اجتماعی عبادت کو $®ﻋﺖ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اہتمام کے , تھ وں میں اجتماع بھی نوایجاد $®ﻋﺖ ہے''

( ن المعظم فضائل، اعمال، $ت ۱۱۲ مطبو - مکتبہ شریفیہ، اردو بازار، لاہور۔ مر∆ مولوی تنویر احمد شر )

☆ غیر مقلدین مجموعی طور 6 اس رات کی فضیلت کے قائل نہیں ہیں اور شبِ برات میں انفرادی عبادت کو منع کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے ''فتاویٰ ستاریہ'' میں لکھا ہے:

''شبِ برأت کو رات بھر نفلیات وغیرہ 7ھنا $®ﻋﺖ ہے اپنی اپنی Y نب سے دینِ اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے کہ شرعاً ممنوع ہے۔''

(فتاویٰ ستاریہ جلد اول ٦٧ مکتبہ سعودیہ، u یث منزل، کراچی)

☆ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی ™ حﺖ نے ''E کیر الاخوان'' میں کفر و نفاق کی باتوں کے ضمن میں ن میں حلوا پکانا بھی ﺷﺎمل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(تقویۃ الایمان مع E کیر الاخوان ٦٣ و ٦٤ کتب } نہ را " کمپنی، دیوبند ایضاً، ۱۰، ۱۱ مطبو - در مطبع Ãروقی، دہلی ۱۳۱۲ ہجری ایضاً، ۲۵ و ۲۶ مطبو - اقبال اکیڈمی، ایبک روڈ، انارکلی، لاہور ۱۹۴۸ عیسوی ایضاً، ۹۷ و ۹۸ مطبو - دارالاﺷﺎﻋﺖ®، اردو بازار، کراچی)

qلانکہ شبِ برأت میں حلوا پکانے اور انفرادی یا اجتماعی عبادت کی ممانعت قرآن و u یث سے ﺛﺎبت نہیں اور امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی ™ حﺖ نے خود بھی لکھا ہے:

"در فعلے از افعال و قولے از اقوال هزار منافع و مضار مدرك شود و





بصد وجه حسن یا قبح عقلاً در و ثابت شود اما تا وقتیکه کتاب منزل یا نص نبی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت نداشته باشد وجوب یا حرمتِ آن قول و فعل شرعاً ثابت نمی توان شد" (Fجمہ) ''اگر کسی فعل یا قول میں عقل وادراک سے ہزاروں نفع یا ¢ر (نقصان) نظر آئیں یا کئی وجہ سے اُس میں حسن و قبح 0 یا Y ئے@ ہم حﺐ Z ﺗﻚ منزّل کتاب وحُکمِ نبی مُرسل سے اس کا از (Y ئز ہونا) یا نہی (منع ہونا) ﺛﺎبت نہ ہو اس کا و ب یا Wمت شرعاً ﺛﺎبت نہیں ہو@''

(منصب امامت ۸۳، Ãرسی مع اردو مطبو - در مطبع Ãروقی، دہلی Fجمہ مولوی عبداللطیف سہسوانی۔ ایضاً، ۱۴۰ ناشر آ ادب، چوک انارکلی، لاہور۔ وایضاً، ۱۲۵، ۱۲۴ مطبو - طیب پبلشرز ۵ یو Š مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی اس عبارت کے بَرخلاف ہی امور کو اپنی کتب ''تقویۃ الایمان''، ''E کیر الاخوان''، ''ایضاع الحق'' اور ''تنویر العینین'' میں %قرآن وسب سے دلیل ہونے کے شرک وکفر کے قرار دیا ہے۔ یہاں تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں، É ان سے اس بات کی وŸ حﺖ مطلوب ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی اس صراحﺖ کے باو د وہابیہ دیابنہ شبِ برات میں اجتماعی عبادت کو بلا دلیل کتاب وسب $®ﻋﺖ کیوں قرار دیتے ہیں۔؟

## فضیلتِ شبِ برأت کا ثبوت مخالفین کے پیشواؤں اور ان کی معتمد کتب سے:

### (ا) فرقہ وہابیہ کے مورثِ اعلیٰ ابن تیمیہ سے ثبوت:

مورثِ اعلیٰ جملہ وہابیاں ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں شبِ برات کے متعلق لکھا ہے:

''اس رات کی فضیلت میں متعدد مرفوع qا دیث اور آﺛﺎر مروی ہیں جن سے معلوم ہو@ ہے کی یہ ایک فضیلت والی رات ہے سلف میں سے بعض لوگ اس میں نماز 7 تھے''

(الاقتضاء الصراط المستقیم Fجمہ وتلخیص بنام راہ حق کے تقاضے ۱۴۰ مترجم مولوی مقتدیٰ

حسن(Y معہ سلفیہ بنارس) مطبو۔ المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ، لاہور)

اس کے دو سطر بعد ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے:

''اکثر اہلِ علم اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں امام احمد نے بھی اس کی وŸ حت کی ہے۔''

(الاقتضاء الصراط المستقیم Fجمہ و تلخیص بنام راہ حق کے تقاضے ۱۴۰ مترجم مولوی مقتدیٰ حسن(Y معہ سلفیہ بنارس) مطبو۔ المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ، لاہور)

## (۲) امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی سے ثبوت:

وہابیہ دیابنہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی ™ حتہ شبِ برأت کے متعلق لکھتے ہیں:

''آ ت صلی اللّٰہ علیہ وسلم شبِ برأت میں کسی کو اطلاع دیئے اور نے کے %بقیع میں تشریف لے Y تے اور د¬ کرتے اور صحا / میں سے کسی کو امر نہ فرماتے کہ اس رات قبروں Y6 کر د¬ کرنی e ہے Yp ئیکہ آپ نے @ کید کی ہو: اگر اب کوئی شخص پیغمبر {اصلی اللّٰہ علیہ وسلم کی متابعت کے واسطے شبِ برأت کو صلحاء کا مجمع کر کے کسی مقبرہ میں بہت , ری د¬ ئیں کرے تو آنجناب کی مخالفت کے اعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔''

(صراط مستقیم ۷۵ مطبو۔ ادارہ نشریات اسلام اردو ازار لاہور وایضاً ۱۰۹ مطبو۔ اسلامی اکادمی اردو ازار لاہور)

اس ا س سے ات ہوا کہ شبِ برأت میں صلحاء کا مجمع کر کے عبادت کرنے والے کو ملامت کرنا غلط ہے اس لیے اگر مسلمان شبِ برأت کو قبرستان Y ئیں اور د¬ ئیں کریں تو اس کی وجہ سے وہابیہ کا اہلِ سب کو ملامت کرنا درسہت نہیں، وہابیہ دیابنہ سے گذارش ہے کہ ہماری نہیں تو اپنے امام کی ات ہی مان لیں اور اللہ تعالیٰ کی انفرادی اور اجتماعی عبادت سے منع نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ اسْمُهٗ.

''اس شخص سے بڑھ کر a لم کون ہے اللہ تعالیٰ کی وں میں اللہ تعالیٰ



کے ذکر کیے Y نے کو روکے۔''

(0رہ: اول، سورۂ بقرہ، آیت: ۱۱۴، Fجمہ مولوی محمد نا گڑھی غیر مقلد وہابی)

## (۳) مولوی ثناء اللہ امرتسری سے ثبوت:

وہابیہ کے مشہور اور مزعوم مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری ™ حتہ سے شبِ برأت کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں , ئل کا سوال اور مولوی ثناء اللہ ™ حتہ کا اب دونوں ملاحظہ کریں، فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے:

''**سوال**: پندرھویں شبِ ن کو کیا سٔ قدر کا کوئی ثبوت ہے اس سٔ کو ثواب Y ن کر تلاوت یا عبادت کرنا کیسا ہے۔ (عبدالماجد زیلی)

**جواب**: اس رات کے متعلق ضعیف روا ہیں اس دن کوئی کارِ خیر کرنا $®@ نہیں ہے! É بحکم انما الاعمال بالنیات موجب Z ثواب ہے۔ اللّٰہ اعلم''۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ۶۵۲ ناشر ادارہ Fجمان السنہ ۷ ایبک روڈ لاہور)

مولوی ثناء اللہ ™ حتہ نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ شبِ برأت میں عبادت کرنا ثواب ہے۔

## (۴) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی سے ثبوت:

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ™ حتہ نے ن کے فضائل 6 مستقل ر , لہ لکھا ہے ذیل میں اس کے اہم ا , ت پیش کیے Y رہے ہیں

☆ ابراہیم میر سیالکوٹی ™ حتہ لکھتے ہیں:

''ماہِ ن کے فضائل بعض تو صحیح u ں سے ات ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی متعلقہ اq دیث ضعیف ہیں''

(فضائل ن مع کتاب ماہِ ن اور شبِ برأت ۳۱ مطبو۔ مدینۃ العلم Y معہ محمدیہ، درس روڈ، نور آ اد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

☆ ''قرآن شریف میں سورۂ د} ن میں فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (پ:۲۵) اس کی نسبت بعض مفسرین عکرمہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نصف ن کی رات مُراد ہے''

(فضائل ن مع کتاب ماہِ ن اور شبِ برأت ۳۶ مطبو۔ مدینۃ العلم Y معہ

مجددیہ، درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

اب ذیل میں اس نقل کیا Y رہا ہے اس کے تحت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ™ حنے نے کچھ حواشی بھی تحریر کیے ہیں ان کو بھی , تھ ہی نقل کیا Y رہا ہے:

☆ ''حضرت ¬ ئشہ œ یقہ کہتی ہیں ایک رات آں حضرت اُٹھے اور نماز 7 لگے تو آپ کا سجدہ بہت لمبا ہو گیا میں نے گمان کیا کہ آپ قبض ہو گئے، حۓ میں نے آپ کو اس q لت میں دیکھا تو میں اُٹھی اور آپ کا انگوٹھا (پکڑ کر) ہلایا آپ ہلے تو میں وا : آ گئی : میں نے آپ کو سجدے کی q لت میں یہ سنا: اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ أعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ اِلَیکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا أثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ. ١٢ یعنی (خداوند!) میں تیری معافی کے , تھ تیری سزا سے پناہ پکڑ@ ہوں , تھ تیری رŸ مندی کے تیری خفگی سے، اور پناہ پکڑ@ ہوں , تھ تیری ذات کے تجھ سے اور (بھاگ کر) تیری ہی §ف (آ@ ہوں) میں تیری ثناء تجھ 6گن نہیں سکتا۔ تُو ویسا ہے جیسی تُو نے خود اپنی ذات کی ثناء کی۔'' اس کے بعد حۓ آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا اور نماز سے Ãرغ ہوئے تو مجھے فرمایا، یَاعائِشۃُ یَاحُمَیرَاءُ (لاڑی) (۱) ((۱۔حضرت ¬ ئشہ کو اُنکے گورے رنگ کی وجہ سے حُمَیراء بھی تھے یعنی لاڑی۔۱۲منه (ابراہیم میر)) کیا تُو نے گمان کیا کہ میں نے تیری حق تلفی کی؟ میں نے 2ض کیا، نہیں خدا کی قسم اے خدا کے رسول (ایسا خیال نہیں تھا) لیکن آپ کی سجدہ کی درازی سے مجھے گمان گزرا کہ آپ قبض ہو گئے ہیں، اس 6 آپ نے فرمایا کیا تُو Y نتی ہے کہ آج کون سی رات ہے میں نے 2ض کیا خدا اور خدا کا رسول 4 Y نتے ہیں آپ نے فرمایا یہ نصف ن کی رات ہے اللہ تعالیٰ نصف ن کی رات کو اپنے بندوں 6 نظر کر@ ہے تو بخشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں 6 رحمت کر@ ہے اور اہلِ کینہ کو چھوڑ دیتا ہے جس §ح کہ وہ ہوتے ہیں (۲) ((۲۔ترغیب وترهیب للمُنذریؒ برحاشیه مشکوٰةص۱۷۸ امام مُنذریؒ نے اس u یث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: اس u یث کو امام بیہقیؒ نے علاء بن



q رث کے § یق سے حضرت ¬ ئشہؓ سے روایت کیا اور کہا کہ یہ ''مُرسَلُ جَیِّد''، یعنی علاء نے حضرت ¬ ئشہؓ سے سُنا نہیں، امام مُنذری نے اس u یث کو ''Fغیب وFہیب'' ہی میں دوسرے مقام 6'' باب التهاجر ص ۴۲۸''میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ احتمال ہے کہ علاء نے یہ u یث ل سے لی ہو یہ ¬ b ابراہیم میر سیالکوٹی کہتا ہے کہ روایت ل کے واسطے سے کئی ایک دیگر صحا 7ؓ سے بھی مروی ہے مثلاً کثیر بن مرہؓ، اور ابوثعلبہؓ سے (دیکھو Fغیب وFہیب ص۴۲۸) گویا یہ سۓ طُرق مرسل ہیں لیکن دیگر مختلف صحا 7ؓ سے مروی ہونے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ بے بنیاد نہیں ہے، خصو™ ! حضرتِ معاذؓ کی u یث کو ملحوظِ } § رکھنے سے اس کے بعد نمبر۳ 6 درج کی ہے ™ف کھل Y @ ہے۔ ۱۲ منه (ابراہیم میر))۔حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نصف ن کی رات کو اپنی سۓ مخلوق کی §ف نظر کر@ ہے : سۓ کے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ وَر کے (۳) ((۳۔امام منذریؒ نے اس u یث کو نقل کرنے کے بعد کہا ''روایت کیا اس کو طبرانی نے ''او%' میں اور ابنِ حبان نے اپنی ''صحیح'' میں، اور بیہقیؒ نے حضرت ابوبکر œ یقؓ کی u یث سے اسی §ح , تھ ایسی اسناد کے جس میں کوئی بۂرائی نہیں۔'' ۱۲ منه (ابراہیم میر))۔ یہی مضمون حضرت معاذؓ کی u یث کا ہے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے بھی مروی ہے اور وہ حضرت معاذؓ والی u یث سے قوت پکڑ سکتی ہے۔ نصف ن کا روزہ: نصف ن کا روزہ رکھنے کی ¦ ت سوائے حضرت علیؓ کی روایت کے اور کوئی روایت نہیں ہے۔ جس کا Fجمہ یہ ہے ''فرمایا رسول اللہ صلی الله علیه وسلم نے حۓ نصف ن کی رات ہو تو تم اُس رات میں قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو کیوں کہ اس میں مغرب کے وقت پہلے آسمان 6 خدا تعالیٰ (کی تجلّی) کا نزول ہو@ ہے تو خدا تعالیٰ فرما@ ہے کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو ں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی مبتلائے (مصیبت) ہے کہ میں اُسے ¬ فیت دوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ خدا تعالیٰ اس §ح فرما@ رہتا ہے حتیٰ کہ فجر ہو Y تی ہے۔'' (ابن

ماجہ ص۱۰۰) لیکن } ص اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ابن ابی سبرہ ہے جسے امام احمدؒ نے جھوٹی u یثیں بنانے والاقرار دیا ہے اور امام بخاریؒ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور امام نسائی نے کہا متروک ہے(۴)((۴۔میزان الاعتدال ص۶۳۹ جلدثانی ترجمہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ۔ ۱۲ منہ(ابراہیم میر)) ۔اس روایت کے مقابلہ میں ایک اور روایت ہے جسے امام ترمذیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ ''آ ت ؐ نے فرمایا کہ جبZ نصف ن باقی رہ Y ئے تو روزہ نہ رکھو۔'' امام ترمذی نے اس u یث کو حسن صحیح کہا ہے۔اوراس کے معنے بعض اہلِ علم سے یہ بتائے ہیں کہ کوئی شخص ( ن کے نصف اوّل میں تو) روزے نہ رکھے، لیکن جبZ ن کے کچھ دن باقی رہ Y ئیں تو رمضان کی وجہ سے روزے رکھنے شروع کر دے(۵)((۵۔دیکھو اسی ر , لہ کا ۵۲۔ ۱۲ منہ(ابراہیم میر)) (سو یہ بات منع ہے) جیسے ابو ہریرہؓ ہی کی دُوسری روایت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پیشتر روزے نہ رکھو(الحدیث) a ہر ہے کہ یہ روایت حضرت علیؓ والی روایت کے معارض نہیں ہے کیونکہ اس میں نصف ن کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں } ص نصف ن والے دن کے روزے کا حکم ہے۔دیگر یہ کہ ممانعت والی u یث میں علتِ رمضان کی } § پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں } ص ن کی اس رات کی } § پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں } ص ن کی اس رات کی فضیلت ملحوظ ہے : ہر دو اq دیث اپنے اپنے موقع 6 ہیں(۶)((۶۔حضرت علیؓ والی روایت 6 خرح ہے وہ بحال خود ہے،اس جگہ دونوں u ں کے مضمون میں تعارض کا وہم 7 سکتا ہے اس کو رفع کیا ہے۔ ۱۲ منہ(ابراہیم میر))۔دیگر اq دیث: حضرت ¬ ئشہؓ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اس رات میں یعنی نصف ن کی رات میں کیا ہو@ ہے؟ حضرت ¬ ئشہؓ نے پوچھا حضرت کیا ہو@ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ۱۔اس میں لکھا Y@ ہے، ہر بچہ بنی آدم کا اس , ل میں پیدا ہونے والا ہو۔۲۔اس میں لکھا Y@ ہے، ہر شخص بنی آدم میں سے اس , ل



مَرنے والا ہے اور اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں،اور۔۳۔اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں،اور۔۴۔اس میں ان کے رزق اُترتے ہیں(الحدیث)(۷)((۷۔مشکوٰۃ۔(ابراہیم میر))۲۔امام بیہقی نے حضرت ¬ ئشہؓ سے روایت کیا کہ آ ت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے 0س جبرائیلؑ نے آکر ذکر کیا کہ یہ رات نصف ن کی ہے اس میں خدا تعالیٰ دوزخ سے اتنے لوگ آزاد کر@ ہے جتنے قبیلہ بنی قلب کے بکریوں کے بال ہیں (لیکن) خدا تعالیٰ اس رات میں نظرِ رحمت نہیں کر@ § ف مشرک کی، اور نہ کینہ دوز کی، اور رشتہ داری کے پیوند کو قطع کرنے والے کی § ف، اور نہ (تکبر سے) اپنا تہبند یا Y0 مہ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی § ف، اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کی § ف اور نہ شراب نوشی 6 ہمیشگی کرنے والے کی § ف(۸)((۸۔ترغیب وترہیب مطبوعہ نرq شیہ مشکوٰۃ ص۱۷۹۔ ۱۲ منہ(ابراہیم میر))۔ایک روایت میں قاتِلِ نفس کا ذکر بھی آیا ہے یعنی خدا تعالیٰ شبِ بَرَأت میں اُس شخص کی § ف بھی نہیں دیکھتا جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو(۹)((۹۔ترغیب وترہیب ص۴۲۸ قال المنذری رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرؓ باسنادٍ لین. ۱۲ منہ(ابراہیم میر))

۔خلاصۃُ الباب۔محدثین کا مذہب یہ ہے کہ کچھ صحیح u یث سے ثابت ہو اس 6 عمل بلا تردّد کیا Y ئے اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا Y ئے، اور فضائلِ اعمال میں اگر کوئی u یث ضعیف ہو یا اُس کے طُرق کئی ایک ہوں ایک دوسرے کی @ ئید کرتے ہوں تو اس میں چنداں Wج نہیں دیکھا گیا۔چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ ™ حتہ ''مُصَفّٰے شرح Âرسی مُوَطّاٰ امام مالکؒ'' میں فرماتے ہیں ''سلف استنباطِ مسائل و فتاوٰی میں دو § یق 6 تھے ایک وہ کہ قرآن و u یث اور آثارِ صحابہؓ کو جمع کر کے اُن سے استنباط کرتے تھے اور یہ § یقہ اصل محدثین کا ہے۔(ص۴) اِسی § ح شیخ عبدالحق ™ حتہ محدث دہلوی ؒ حنفی ''مجموعہ المکاتیب والر , ئل'' میں ر , لہ نمبر ۱۰ ''اقامۃ المراسم'' میں فرماتے ہیں۔محدثین کا § یقہ منصوص 6 عمل کرنے کا ہے صحیح روایت سے ثابت ہو، مع اس کے کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف u یث 6 بھی عمل Y ئز

ہے خصوصاً حتZ کہ اُن کے متعدد طُرق ہوں اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔"

(فضائل ن مع کتاب ماہِ ن اور شبِ برأت ۳۶@۴۲ مطبو ۔ مدینۃ العلم Y معہ مجددیہ، درس روڈ، نور آ ادفتح گڑھ، سیالکوٹ)

☆ ''شبِ برأت میں سوائے قیامِ لیل اور درازیٔ سجدہ کے مسنون د¬ کے , تھ ہو اور زیارتِ قبور کے اور اہلِ قبور کے لیے د¬ ئے بخشش مانگنے کے اور ¬ شوراء کے دن کے سوائے اس کے روزے کے اور اپنے اہل 6 توسیعِ طعام کے کچھ بھی ل ات" نہیں اور توسیعِ طعام کی q ا دیث بھی ضعیف ہیں اور اُن کے تعدّد طُرق سے اس نقصان کی تلافی ہو Y تی ہے، (ص۵۹،۶۰)۔ہدایت۔ہم نے ن اور شبِ برأت کے متعلق صحیح اور ضعیف q ا دیث میں امتیاز کر دیا ہے اتباعِ سب کا شوق رکھنے والے سنّتِ نبویہ ؐ کو مضبوطی سے پکڑ لیں''

(فضائل ن مع کتاب ماہِ ن اور شبِ برأت ۴۳ مطبو ۔ مدینۃ العلم Y معہ مجددیہ، درس روڈ، نور آ ادفتح گڑھ، سیالکوٹ)

## (۵) مولوی عبداللہ رو 7 ی سے ثبوت:

■ وہابیہ کے مشہور مزعومہ محدث مولوی عبداللہ رو 7 ی ™ حتZ سے بھی نصف ن کے روزہ کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سوال اور اب دونوں ملاحظہ کریں۔

''فتاویٰ اہلحدیث'' میں لکھا ہے:

''**سوال**: ماہ ن کی چودھویں یا پندرھویں روزہ رکھنا یا تین روزے تیرھویں چودھویں پندرھویں @ ریخ میں رکھنے Y ئز ہیں یا نہیں بعض ہیں یہ $® ہے۔ الخ۔

**جواب**: شبِ برأت کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں u یث مو د ہے اگر u p یث ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف u یث 6 عمل درسہ ہے ہر ماہ کی تیرہویں چودہویں پندرہویں کا روزہ بھی u یث میں آیا ہے۔'' الخ



(فتاویٰ اہل u یث جلد دوم ۵۵۴، ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی عبداللہ رو 7 ی غیر مقلد ™ حتZ نے نصف ن کے روزے کو افضل قرار دیا ہے حتZ کہ دوسری § ف غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ اپنی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں نصف ن کے روزے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس دن کا روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا E مکروہ ہے''

(Y دہ ءحق تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم F جمہ مولوی عبدالرزاق ملیح آ ادی ۷۱ مطبو ۔ ادارہ F جمان السنہ، شیش محل روڈ لاہور۔ ایضاً فکر وعقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم ۸۲ مطبو ۔ دارا م ۳۶۔لوئر مال سیکریٹریٹ سٹاپ ،لاہور۔ ایضاً راہ حق کے تقاضے تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم مترجم مولوی ڈاکٹر مقتدیٰ حسن غیر مقلد ۱۴۰ مطبو ۔ المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

اس ا س میں یہ واضح ہے کہ ابن تیمیہ نے پندرہ ن کے روزے کو مکروہ قرار دیا ہے، یوں مولوی عبداللہ رو 7 ی غیر مقلد ™ حتZ کا اپنے امام ابن تیمیہ سے نصف ن کے روزے کے 6 اختلاف ہو گیا، اس مقام 6 احناف کے خلاف ''الاختلاف بین ائمۃ الاحناف'' جیسی کتاب لکھنے والے غیر مقلد لف کے لیے لمحہ فکریہ ہے، یاد رہے کہ غیر مقلدین کے آ " یہ اختلاÂ ت کے بہت سے ثبوت ہمارے 0 س مو د ہیں۔ جن میں سے ۳۲ تضادات اور اختلاÂ ت مجلّہ کلمہ حق، شمارہ ۱،۳،۴،۵،۶،۷ میں راقم کے قسط وار مضمون ان ''وہابیوں کے تضادات'' میں دیکھے Y سکتے ہیں

## (۶) مولوی صلاح الدین یو Š غیر مقلد سے ثبوت:

☆ مولوی صلاح الدین یو Š غیر مقلد ™ حتZ نصف ن کی فضیلت کے متعلق لکھتے ہیں:

'' ن کی پندرھویں رات کی ا ت" متعدد روایات آتی ہیں جن میں اس رات کی بعض فضیلتوں کا ذکر ہے لیکن یہ روایات ایک آدھ روایت کے علاوہ، سبf ضعیف

ہیں لیکن چونکہ یہ کثرتِ طُرق سے مروی ہیں، اس لیے بعض علماء اس ٮات کے قائل ہیں کہ اس رات کی کچھ نہ کچھ اصل ہے بنا بریں اس رات کی کچھ نہ کچھ فضیلت ¢ ور ہے اور دوسرے علماء کی رائے میں ضعیف روایات قابلِ عمل نہیں۔"

( رویت ہلال اور ۱۲ اسلامی مہینے ۳۲۲، ۳۲۳ مطبو • دارا م، ۳۶۔لوئر مال سیکرRیٹ سٹاپ، لاہور)

☆ مزید لکھتے ہیں:

"علامہ البانی رحمه اللّٰہ اور شعیب ارناؤط رحمه اللّٰہ وغیرہ نے کثرتِ طُرق کی بنا6اس ایک روایت کو صحیح قرار دیا ہے حےZ کہ ٮاقی سٮf روایات ضعیف یا موضوع ہیں، وہ ارسادِ گرامی درج ذیل ہے۔ يَطّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وتَعَالىٰ اِلىٰ خَلقِه لَيلَةِ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَيَغفِرُ لِجَمِيع خَلقِه اِلَّالِمُشرِک اَو مَشَاحِن: اللّٰہ تعالیٰ ن کی پندرھویں رات کو اپنی پوری مخلوق کی §ف (نظرِ رحمت سے) دیکھتا ہے پھر مشرک اور کینہ 6ور کے سوا ٮاقی , ری مخلوق کی بخشش کر دیتا ہے۔"

( رویت ہلال اور ۱۲ اسلامی مہینے ۳۲۳ مطبو • دارا م، ۳۶۔لوئر مال سیکرRیٹ سٹاپ، لاہور)

## (۷) مولوی عبدالرحمان الاوی غیر مقلد سے ثبوت:

مولوی عبدالرحمان الاوی غیر مقلد™ حےr اپنے مضمون "شبِ برأت کی فضیلت" میں لکھتے ہیں:

"جہاں ہماری عبادت میں سُستی آ گئی ہے من جملہ ان کے ایک موقع ماہ ن کی پندرھویں سٹ بھی ہے۔ بعض ہمارے بھائی بھی اس رات کی عبادت اور فضیلت سے قطعی انکار کر دیتے ہیں اور ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا اس ٮارے میں جتنی ا‌qدیث آئی ہیں مع جرح و تعدیل ہدیہ ناظرین کی Yتی ہیں ان ارید الاالاصلاح مااستطعت وماتوفیقی الا باللّٰه علیه توکلت والیه انیب. "Fمذی شریف" میں حضرت ¬ئشہ رضی اللّٰه عنها سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللّٰه علیه وسلم کو (اپنی ٮاری میں) نہیں 0یا، میں نکل کر دیکھتی ہوں تو آپ جنت البقیع (مدینہ کے قبرستان) میں



ہیں، آپ نے فرمایا! کیا تم نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول صلی اللّٰه علیه وسلم تم 6 ظلم کریں، میں نے کہا ہاں یارسول اللہؐ مجھے معاً گمان ہوا کہ آپ کسی بیوی کے 0س تشریف لے گئے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانه وتعالیٰ ن کی پندرھویں رات کو آسمانِ دنیا 6 نزولِ اجلال فرما@ ہے اور بنی کلب (قبیلہ) کی بکریوں کے ٮالوں کی تعداد سے بھی زیادہ اپنی مخلوق کو اس رات میں بخش دیتا ہے۔ اس ٮارے میں حضرت ابوبکرœیق رضی اللّٰه عنه سے بھی روایت ہے امام Fمذی رحمة اللّٰه علیه فرماتے ہیں کہ یہ uیث ہم کو حجاج کی روایت سے ہے اور میں نے اپنے استاد امام محمد (امام بخاری) رحمة اللّٰه علیه سے سنا وہ اس uیث کو ضعیف تھے اور کہا کہ ¼بن ابی کثیر نے 2 وہ سے نہیں سنا، اور امام محمد (بخاری) رحمة اللّٰه علیه نے کہا کہ حجاج نے ابی کثیر سے نہیں سنا۔ سارحِ Fمذی ™حبِ "تحفۃ الاحوذی" فرماتے ہیں "یہ uیث دو جگہ منقطع ہے" پھر فرماتے ہیں "اس کو اچھی §حYن لیجیے کہ سٹِ برأت کی فضیلت میں کئی uیثیں مروی ہیں یہ سٮf uیثیں بتا رہی ہیں کہ اس کی فضیلت کا ثبوت ہے۔" پہلا ثبوت: یہی منقطع uیث ہے  مذکور ہوئی، اور ابوبکرœیق رضی اللّٰه عنه سے مروی ہے کہ اس کے ٮارے میں سارح فرماتے ہیں کہ امام (ار اور امام بیہقی رحمة اللّٰه علیهما نے اس uیث کو نقل فرما کر کہا کہ اس کی اسناد اچھی ہیں کوئی Wج نہیں کذا فی الترغیب والترهیب للمنذری فی باب الترهیب من التهاجر (الاحوذی) دوم: انہی اُم المؤمنینؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رات کو رسول اللہ صلی اللّٰه علیه وسلم نماز 7 کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بہت ( المبا سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ آپؐ انتقال فرما گئے ہیں (اللہ اکبر اس قدر عبادت میں ریاض سوائے نبی کریم صلی اللّٰه علیه وسلم کے کوئی نہیں کر سکتا پھر برائی کا وسوکیسا) حےZ مجھے یہ خیال گزرا تو میں کھڑی ہوگئی اور آپ کے پیر کے انگوٹھے کو ہلایا تو آپ نے Wکت کی تو میں لوٹ گئی حےZ حضور صلی اللّٰه علیه وسلم نماز سے Ãرغ ہوئے تو فرمایا! اے ¬ئشہ اے حُمیراء (سرخ رنگ) کیا تو نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللّٰه علیه وسلم V رے حق میں ناانصافی کریں گے میں نے 2ض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم میں نے خیال کیا کہ طولِ سجدہ کی وجہ سے آپ فوت ہوگئے، آپ نے فرمایا اے ¬ ئشہ تم Y نتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے 2ض کیا اس کو تو اللہ اور اس کے رسول ہی Yان سکتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ن کی پندرھویں سٹ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں اپنے بندوں 6نظرِ عنایت سے جھانکتا اور دیکھتا ہے اور گناہوں سے بخشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے اور رحم وکرم کی درخواسہ کرنے والوں کی درخواسہ کو منظور فرما کر ان 6رحم وکرم فرما@ ہے دنیوی بِنا 6کِینہ بُغض و° اوت رکھنے والوں کو خرکر کے ان کا معاملہ التوا میں ڈال دیتا ہے@ وقتیکہ وہ آ : میں صلح نہ کرلیں اس u یث کو امام بیہقی رحمة اللّٰه عليه نے مرسل روایت کیا ہے جیسا کہ او6 مذکور ہوا۔ سوم۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللّٰه عنه رسول اللہ صلی اللّٰه عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ن کی پندرھویں سٹ میں تمام مخلوق کو دیکھتا اور انہیں بخشتا ہے سوائے مشرک اور کینہ بُغض و° اوت والے کے۔q فظ منذری نے اس u یث کو ذکر کر کے کہا اس کو طبرانی نے ''اوoo%' میں اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اسی لفظ کے , تھu یث ابوموسیٰ سے اور (ار اور البیہقی نے ابوبکرœیق رضی اللّٰه عنه سے اسی کے مثل روایت کیا ہے جس کی سند میں کوئی برائی ہو۔ اس کے بعد شارح F مذی فرماتے ہیں ''ابن ماجہ کی u یث ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰه عنه سے مروی ہے اس میں ابن ابی ربیعہ راوی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ چہارم۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللّٰه عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰه عليه وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شبِ برأت میں اپنی مخلوق کو جھانک کر دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کو بخشتا ہے مگر حسد وبُغض وکِینہ رکھنے والے اور قاتل ان دونوں کو نہیں بخشتا، امام منذری نے کہا کہ اس u یث کو امام احمد رحمة اللّٰه عليه نے به اسنادِ لین روایت کیا ہے۔Q۔ حضرت ل کو کثیر بن مرہ اور ان کو رسول اللہ صلی اللّٰه عليه وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ لیلہ نصف ن میں زمیں والوں کو بخشتا ہے سوائے مشرک اور کِینہ دار کے۔ منذری نے کہا اس کو امام بیہقی رحمة اللّٰه عليه نے روایت کر کے کہا یہ u یث بھی مرسل جید ہے اور طبرانی وبیہقی دونوں نے بروایت ل عن ابی ثعلبہؓ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی



اللّٰه عليه وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات میں اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور ایمان والوں کو بخشتا ہے اور کافروں کو ڈھیل دیتا ہے اور اہلِ کینہ حسد وبُغض کو یوں ہی چھوڑ دیتا ہے@ وقتیکہ اس سے ļز آY ئیں یہ u یث بھی مرسل ہے۔ ششم: حضرت علی رضی اللّٰه عنه سے مروی کہ رسولِ خدا صلی اللّٰه عليه وسلم نے فرمایا کہ جبZ نصف ن کی سٹ ہو تو رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو اللہ تعالیٰ آفتاب¾وب ہوتے ہی آسمان دنیا 6تشریف لا@ ہے اور صبح ™ دق تک بندوں کو مخا ¥ کر کے فرما@ ہے کوئی گناہوں سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اُسے بخش دوں؟ کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے روزی عنایت کروں؟ کوئی مصیبت زدہ آ Ä زدہ (مجھ سے د¬ مانگنے والا) ہے کہ میں اس کو ¬ فیت اور تندرستی دوں؟ کوئی کسی §ح کا بھی سوالی ہے کہ میں اس کے سوال کو پورا کروں؟ اس u یث کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن (یہاں سے — ناقص ہے میثم قادری) ہے اس کو ''واضع الحدیث'' کہا۔۔۔(راقم کے 0س اہل u یث گزٹ کے اس شمارے میں یہ مقام ناقص ہے اس لیے یہاں نقطے لگا دیے گئے ہیں۔ میثم قادری) اور امام نسائی نے اس کو ''متروک'' کہا ہے اس کے بعد ™حبِ ''تحفۃ الاحوذی'' فرماتے ہیں ۔۔ یہ تمام u ں کا مجمو ٔ حجت ہے ان 6 ہیں اس رات کی فضیلت لاÊ نہیں۔ واللّٰه اعلم''

(اہل u یث گزٹ، دہلی ۹، ۱۰ ا۱Ê ۱۵ ن ۱۹۴۷ء)

## (۸) شبِ برات میں اجتماعی طور 6عبادت کرنے کا ام کے@ بعین سے ثبوت:

☆ نجدی وہابی علماء کے فتاویٰ Yت 6 کتاب ''توحید کا قلعہ'' میں وہابی نجدی حضرات کے مزعومہ مفتی اعظم عبدالعزیز بن ļز اپنے فتویٰ میں شبِ برأت کی فضیلت کے ļرے میں لکھتے ہیں:

''اس رات کی فضیلت کے ļرے میں اہلِ ام وغیرہ سے سلف کے کچھ آثار ملتے ہیں''

(توحید کا قلعہ ۱۳۱ مطبو ٔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

☆ اپنے اسی فتوی میں بن باز نجدی ™ حنہ نے qفظ ابن رجبZ حنبلی کی کتاب "لطائف المعارف" سے ا س کا خلا□ نقل کیا ہے جس کے شروع میں qفظ ابن رجبZ حنبلی نے لکھا ہے:

"شام کے کچھ@بعین مثلاً } لدبن معدان، ل،لقمان بن¬مر،وغیرہ ن کی پندرہویں سٔ کی تعظیم کرتے تھے اوراس میں عبادت کے لیے جشن کرتے تھے بعد کے لوگوں نے اس سٔ کی تعظیم انہیں سے لی ہے"

(توحید کا قلعہ ۱۳۵ مطبو۔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔مترجم عبدالولی عبدالقوی)

☆ qفظ ابن رجبZ حنبلی کی کتاب سے نقل کردہ خلا□ کے آخر میں بھی لکھا ہے:

"@بعین کی ایک جماع® سے اس کا ثبوت ملتا ہے □ اہلِ شام کے بڑے فقہا میں سے ہیں۔"

(توحید کا قلعہ ۱۳۷ مطبو۔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔مترجم عبدالولی عبدالقوی)

☆ qفظ ابن رجبZ شبِ برات میں عبادت کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

"اس رات مساجد] میں اجتماعی طور6عبادت کرنا مستحب ہے، } لدبن معدان اور لقمان بن¬مر وغیرہ اس سٔ اچھے کپڑے پہنتے، دھونی دیتے، سرمہ لگاتے اور پوری رات میں ہی مصروفِ عبادت رہا کرتے تھے، اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے وہ ہیں اس سٔ مساجد] میں اجتماعی طور6عبادت کرنا$®نہیں ہے اسےWب کرمانی نے اپنے "مسائل" میں ذکر کیا ہے۔"

(توحید کا قلعہ ۱۳۵،۱۳۶ مطبو۔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔مترجم عبدالولی عبدالقوی)

## (۹) علامہ اوزاعی اور qفظ ابن رجبZ حنبلی سے سٔ برأت میں انفرادی عبادت کا ثبوت:

☆ qفظ ابن رجبZ علامہ اوزاعی کا قول نقل کرتے ہیں:

"فرداً نماز7ھنا مکروہ نہیں ہے، اہلِ شام کے امام، فقیہ،¬لم علامہ اوزاعی رحمہ اللّٰہ کا یہی کہنا ہے، ان شاء اللّٰہ یہی قول صحت سے قریب ترین ہے۔"



(توحید کا قلعہ ۱۳۶ مطبو۔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔مترجم عبدالولی عبدالقوی)

اس قول سے ثابت ہوا کہ علامہ اوزاعی شبِ برأت میں انفرادی عبادت کے قائل ہیں اور qفظ ابن رجبZ نے علامہ اوزاعی کی@ئید کی ہے لہٰذا دونوں علماء سے شبِ برات کی فضیلت اور عبادت کا ثبوت مل گیا۔

☆ سعودی مفتی عبدالعزیز بن باز نجدی ™ حنہ کے qفظ ابن رجبZ کی کتاب سے نقل کردہ خلاصے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللّٰہ سے شبِ برأت کی فضیلت کے بارے میں لکھا ہے:

" ن کی پندرہویں سٔ کے بارے میں امام احمد رحمہ اللّٰہ سے کوئی بات نہیں ملتی، البتہ اس رات میں عبادت کے استحباب کے بارے میں ان سے دو روا ملتی ہیں"

(توحید کا قلعہ ۱۳۶ مطبو۔ دارالقاسم، ریاض، سعودی 2ب۔مترجم عبدالولی عبدالقوی)

اگر وہابیہ یہ کہیں کہ شبِ برات کی فضیلت میں وارد qدیث ضعیف ہیں تو مختصراً 2ض ہے کہ اگر آپ کے بقول انہیں ضعیف ہی مان لیں تو پھر بھی باتفاق محدثین عظام یہ qدیث فضائلِ اعمال میں مقبول ہیں (جگہ کی کمی کی وجہ سے دو حوالے مزید پیش کیے Yتے ہیں ایک حوالہ پہلے آپ qفظ عبداللہ رو7ی وہابی™ حنہ کے حوالہ سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔)

## ضعیف uیث 6عمل مستحب ہونے کا نواب œیق حسن بھو0لی سے ثبوت:

نواب œیق حسن } ن بھو0لی ضعیف uیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"نووی در اذکار گفته علماء محدثین و فقها وغیرهم گفته اند که عمل بحدیث ضعیف در فضائل مستحب ست اگر موضوع نیست"

یعنی "امام نووی نے "کتاب الاذکار" میں بیان کیا ہے کہ علماء محدثین اور فقہاء نے فضائل میں ضعیف uیث 6عمل کرنا مستحب قرار دیا ہے بشر وہ موضوع نہ ہو۔"

(منهج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول ۵۰ مطبو۔ در مطبع شاہجہانی)

## ضعیف uیث کے اعمال میں قابلِ عمل ہونے 6علماء کے اتفاق

**کاڈاکٹر } لدعلوی سے ثبوت:**

ڈاکٹر } لدعلوی ™ حتک نے بھی اپنی مشہور کتاب ''اصول الحدیث'' کے ۲۳۶@۲۸۸ ٹک فضائلِ اعمال میں ضعیف u یث 6عمل کرنے کی ںات" علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔

(اصول الحدیث ۲۸۶@۲۸۸ ناشر الفیصل ناشران و@ خران کتب اردو ںازار، لاہور)

**اہلِ سب کے محققین اور اشاعتی ادارے اپنی شخصیات کی حفا » کریں**

آج کل فرقہ Y تِ ںاطلہ وہابیہ دیابنہ کے قبضہ گروپ علماء اہلِ سب و جماع® 6قابض ہونے کی مذموم سعی میں مصروف ہیں، اوران کی کتب اپنے اداروں سے شائع کر کے عوام کو یہ@W دیناeہ رہے ہیں کہ یہ اکاہُ علما دیوبندی، وہابی مسلک سے m رکھتے ہیں، اس ںات کے چند ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

**پہلا ثبوت:**

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ کا نام گرامی بھی انہی علماء اہلِ سب میں شمار ہو@ ہے جن 6فرقۂ دیوبندیہ نے قبضہ جمانے کی کوشش کی ہے حضرت کی ایک کتاب ''اَلکلام المبین فی آیات رحمة للعلمین'' مولوی امداداللہ انور دیوبندی کی تسہیل کے , تھ ''دارالمعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیر والا ملتان'' سے شائع ہوئی ہے۔ حقائق سے بے خبر قاری اس سے یہ@W لے گا کہ یہ کتاب چونکہ دیوبندی مکتبہ فکر نے شائع کی ہے اس لیے یہ انہیں کے کسی ¬لم کی تحریر کردہ کتاب ہےqلانکہ حقیقت اس کے رٔعکس ہے

**دوسرا ثبوت:**

حضرت علامہ مولانا وکیل احمد سکندر پوری رحمة اللّٰہ علیہ اہلِ سب وجماع® کے جلیل القدر ¬لم ہیں آپ نے اپنی کتاب ''وسیلہ جلیلہ'' میں محمد بن عبدالوھاب اور مولوی اسماعیل دہلوی کا خوب رد کیا ہے (راقم کے 0س یہ کتاب ''مطبع مصطفائی واقع محمود نگر لکھنو'' کی شائع کردہ ہے جس کے صفحات کی تعداد



۱۸۴ ہے) حضرت مولانا وکیل احمد سکندر پوری رحمة اللّٰہ علیہ نے امام الوھابیہ فی الہند مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ''ایضاع الحق'' کا رد بھی بنام ''اصباح الحق الصریح'' لکھا۔ سنہ ۲۰۱۱ء میں ''پیرجی کتب } نہ محلّہ گوبندگڑھ گلی نمبر ۸ مکان نمبر ۳۶/سی کالج روڈ، گوجرانوالہ'' سے دیوبندیوں نے حضرت مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری رحمة اللّٰہ علیہ کی غیرمقلدین کے رد میں لکھی گئی کتاب ''نصرة المجتہدین'' شائع کی ہے، جس کے ٹائٹل 6ان کے نام گرامی کے , تھ ''ناصر الملة والدین'' کا لقب اور رحمة اللّٰہ علیہ کے د¬ ئیہ کلمات کی علامت '' '' بھی لکھی گئی ہے۔ مزید لُطف کی ںات یہ ہے کہ اسی کتاب ''نصرة المجتہدین'' کے ۲۲۲@۲۲۷ ٹک $® کے بیان میں دیوبندی وہابی موقف کا رد کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو دیوبندی حلقے کی §ف سے شائع کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ناواقف لوگ حبZ اس کتاب کو دیکھیں تو وہ یہی سمجھیں کہ یہ دیوبندی ¬لم کی تصنیف ہے۔

**Š اثبوت:**

مولوی نور محمد مظاہری دیوبندی کی کتاب ''تکفیری افسانے'' دیوبندیوں نے کافی , ل قبل نام $ل کر ''بُریلوی فتوے'' کے نام سے لاہور سے شائع کی تھی۔ کچھ 2 قبل دیوبندیوں نے اس کتاب کا نام ''رŸ } نیوں کی کفر , زیاں'' رکھ کر اس میں اŸ فہ Y ت کر کے ''تحفظِ نظریاتِ دیو بندا کادمی، کراچی'' سے شائع کیا، اس کتاب کے ۲۵۸ 6علمائے دیوبند کی فہرسب میں ''حضرت مولانا عبدالحق الہٰ آںادی'' کا نام بھی شامل ہے جبکہ حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہٰ آںادی رحمة اللّٰہ علیہ وہ شخصیت ہیں ں نے علمائے دیوبند کی } نہ عبارات کے رد میں لکھی گئی کتاب ''حُسام الحرمین'' (میں علمائے دیوبند 6لگائے گئے فتاویٰ کفر کی @ئید کرتے ہوئے اس) 6بھرپور تقریظ لکھی۔ شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہٰ آںادی رحمة اللّٰہ علیہ نے امام المناظرین qمی سب ماحی $® حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمة اللّٰہ علیہ کی کتاب ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل''

(کہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے رد میں لکھی گئی ہے) 6بھی تقریظ لکھی ہے اس کے علاوہ حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی نے میلاد شریف کے Yئز ہونے کے متعلق 4 ین کتاب ''الدر المنظم'' کے نام سے لکھی ہندو0ک سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے لیکن دیوبندیوں نے (یہ Yننے کے باوجود کہ مولانا عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی علمائے دیوبند کو } نہ عبارات کی وجہ سے کافر سمجھتے ہیں، اور ایسے عقائد رکھتے ہیں دیوبندی عقائد سے سراسر متصادم ہیں) ان کو علمائے دیوبند میں شمار کیا ہے۔

**چوتھا ثبوت:**

مولوی نور محمد مظاہری کی اسی کتاب ''رŸ } نیوں کی کفر , زیاں'' کے ۱۵۸Â6 تح عیسائیت حضرت علامہ مولانا مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمة الله علیه کو بھی علمائے دیوبند میں شمار کیا گیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمة الله علیه نے بھی امام المناظرین Âتح مذاہبِ باطلہ qمی سب ماحی $®حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل'' 6تقریظ لکھی ہے اس تقریظ میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی ایک جگہ لکھتے ہیں:

''میں ™ حس مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا مگر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے جس §ف آئے اس §ف ایسا تعصب ہ@ کہ اس میں ان کی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہو@ ہے''

(تقدیس الوکیل ۴۱۵ ناشر نوری کتب } نہ، دا@ دربار مارکیٹ لاہور)

مولوی نور الحسن را " کاندھلوی دیوبندی نے اپنے ماہی مجلّہ احوال وآثار (کی اشاعتِ } ص بات مولوی انعام الحسن کاندھلوی دیوبندی) میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا ایک مکتوب نقل کیا ہے جس میں آپ تحریر کرتے ہیں:

''اللہ اور اس کے رسول صلی الله علیه وسلم Yنتے ہیں کہ جس قدر بھی اصلاح وتFمیم جنابِ والا کی Yنب سے ہوگی مجھ حقیر وناچیز کے لیے اسی قدر مسرّت کا سب



ہوگی''

(ماہی مجلّہ احوال وآثار، کاندھلہ بابت ا6یل ۱۹۹۶ء@ دسمبر ۱۹۹۷ء ۱۱۱)

مولانا کیرانوی کی یہ عبارت دیوبندی وہابی مسلک کی Fجمان کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے مطابق شرک وکفر 6بنی ہے کیونکہ مولانا کیرانوی نے یقین وbم کے , تھ لکھا ہے کہ اللہ کے , تھ رسول صلی الله علیه وسلم بھی ان کی نیت کو Yنتے ہیں۔

حضرت مولانا کیرانوی کی ردِ عیسائیت میں لکھی گئی تین کتب ''اعجازِ عیسوی''، ''اظہار الحق'' اور ''احسن الاqدیث فی ابطال التثلیث'' کو دیوبندیوں کے'' ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور'' نے شائع کیا ہے۔@ کہ وہ دنیا کو دھوکہ دے سکیں کہ ردِ عیسائیت میں ایسی شاندار کتب لکھنے کا عظیم کارنامہ دیوبندی¬لم نے سرانجام دیا ہے۔

**0 ال ثبوت:**

مولانا کرم الدین دبیر رحمة الله علیه بھی اہلِ سنت کے مسلک سےm رکھتے تھے۔ آپ نے ردِ شیعیت، ردِ مرزائیت اور ردِ وہابیت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اور مرزا قادیانی کو °الت میں ذلیل ورُسوا کیا۔ آپ نے اپنی کتب'' آفتابِ ہدایت''، ''السیف المسلول'' اور ''@زیانہ سنت'' میں وہابیہ کو باطل فرقوں میں سے قرار دیا ہے۔ اہلِ سنت اور وہابیہ دیوبندیہ کے درمیان اختلافی مسائل میں مولانا کرم الدین دبیر کا موقف وہابیہ دیوبندیہ کے خلاف اور اہلِ سنت وجماع® کے موافق ہے، آپ اکابرِ دیوبند کو ان کی } نہ عبارات کی وجہ سے کافر اور خ سمجھتے تھے جس کا ثبوت امام المناظرین شیر بیشہ اہلِ سنت ابوالفتح حضرت علامہ مولانا مفتی qفظ قاری محمد حشمت علی } ں لکھنوی رحمة الله علیه کی کتاب ''الصوارم الہندیہ'' 6لکھی آپ کی تقریظ سے واضح ہے۔ اس کے علاوہ اپنی کتب ''oeاقتِ مذہبِ نی'' اور ''مناظراتِ ثلاX'' میں بھی آپ نے مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی کی کفریہ عبارات کو نقل فرما کر ان کا رد کیا ہے۔ ۱۹۳۶ء میں امام المناظرین شیر

بیشہ اہلِ سنت ابوالفتح حضرت علامہ مولانا مفتی q فظ قاری محمد حشمت علی } ں
لکھنوی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور مولوی منظور نی دیوبندی کے درمیان علم
غیب 6سلاں والی، سرگودھا میں مناظرہ ہوا جس میں دیوبندیہ کو شکستِ Ãش
ہوئی، اس مناظرہ میں مولانا کرم الدین دبیر اہلِ سنت کی §ف سے œرِ مناظرہ
قرار 0ئے تھے۔ آپ کی وÃت کے بعد دیوبندیوں نے یہ مشہور کرنا شروع کردیا
کہ مولانا کرم الدین دبیر نے دیوبندی مسلک اختیار کرلیا تھا۔ لیکن اس کے ثبوت
میں مولانا دبیر کی تحریر پیش نہیں کرسکے۔ ردِ شیعیت میں مولانا کرم الدین دبیر کی
مشہور کتاب ''آفتابِ ہدایت'' کے آپ کی وÃت کے بعد ئع ہونے والے
ایڈیشنوں میں دیوبندیوں نے تحریفات کا ارتکاب کیا تھا، راقم کے 0س اس
کتاب کا اوّلین ایڈیشن مو دہے جس کا عکس اپنے ادارے ''ادارہ تحفظِ عقائدِ
اہلِ سنت، 0 ن'' سے ئع کروایا۔ مولانا کرم الدین دبیر کے مسلک کے
متعلق ''احوالِ دبیر'' میں مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی کے پیدا کیے گئے شبہات
کے اب 6 راقم نے مفصل مقالہ ''مسلکِ دبیر 6محرّفین کے شبہات کا
ازالہ'' لکھا جس میں مولانا دبیر کی کتاب ''آفتابِ ہدایت'' میں دیوبندیوں کی
§ف سے کی گئی تحریفات کا انکشاف اور مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی کی تضاد
بیانیوں اور شبہات کا مدلل رد کیا گیا ہے یہ مقالہ ''آفتابِ ہدایت'' کے عکسی ایڈیشن
کے , تھ ئع ہوا ہے۔ (یہ جدید عکسی ایڈیشن انٹرنیٹ 6بھی مو دہے)

**چھٹا ثبوت:**

پیر مہر علی ہ™ حنے اپنی کتاب ''سیفِ چشتیائی'' مطبو۔ مطبع مصطفائی کے
۷۹۸،۹۷ 6دیوبندیوں وہابیوں کے (رگ محمد بن عبدالوھاب کو مسیلمہ کذاب،
اسود عنسی اور مرزا قادیانی کی میں شمار کیا ہے نیز اپنی ایک اور کتاب ''اعلاء کلمۃ
اللّٰہ'' میں امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق لکھا ہے:
''الحاصل بتوں اور کاملین کے ارواح میں فرق واضح ہے اور امتیاز ِ لب ہے :
آیات بتوں کے متعلق وارد ہیں ان کو انبیاء و اولیاء صلوات اللّٰہ و سلامہ علیہم



6حمل کرنا یہ قرآن مجید کی تحریف ہے قبیح تحریف ہے اور یہ دین کی بہت بڑی تخریب
ہے جیسا کہ ''تقویۃ الایمان'' کی عبارتوں میں ہے''
(''اعلاء کلمۃ اللّٰہ'' ۱۱۳ Q ۱۹۸۵ء مقام گولڑا شریف ضلع راو ی)
پیش کیے گئے ان ا , ت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولوی اسماعیل دہلوی کا رد پیر
مہر علی ہ™ حنکے قلم سے آپ نے ملاحظہ کیا لیکن اس کے باو دبھی دیوبندی
انہیں اپنا ہم مسلک لکھتے ہیں جیسا کہ اکبر ہ بخاری دیوبندی کی کتاب ''کرہ مشائخِ
دیوبند'' اور دیگر کتبِ دیوبندیہ سے a ہر ہے۔

**, تواں ثبوت:**

امام المناظرین Ãتح مذاہب باطلہ حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ
اللّٰہ علیہ کو غیر مقلدین نے اپنے غیر مقلد علماء میں شمار کیا ہے مولوی محمد مقتدیٰ اثری
عمری نے ایک کتاب بنام ''کرہ المناظرین'' مرA کی ہے اس کی جلد اول کے
۲۱۷@۲۱۹ 6بطور غیر مقلد مناظر حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللّٰہ
علیہ کا کرہ کیا گیا ہے یہ کتاب متعدد غیر مقلد وھابی علماء کی مصدقہ ہے جن میں
مولوی رئیس ندوی (شیخ الحدیث Y معہ سلفیہ بنارس انڈیا) اور مولوی اسحٰق بھٹی نمایاں
ہیں۔
مشہور غیر مقلد وہابی مولوی صفی الرحمٰن مبارکپوری نے بھی اپنی کتاب میں مولانا غلام
دستگیر قصوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کو اہلِ u یث علماء میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:
''مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللّٰہ علیہ موصوف بھی قادیانی فتنے کا مقابلہ
کرنے والوں کی صفِ اوّل میں تھے آپ کا شمار پنجاب کے ممتاز علمائے اہلِ u یث
میں ہو@ تھا''
(قادیانیت اپنے آئینے میں ۲۵۳ ناشر مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)
مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللّٰہ علیہ نے غیر مقلدین کے خلاف کتابیں لکھیں
جن میں ''ابحاثِ فرید کوٹ'' ''نصرۃ الابرار فی اب الاشتہار'' 2 وۃ المقلدین''
اور ''ردِ تکفیریت'' نامی کتابیں مل ہیں اس کے باو دغیر مقلد وھابی علماء کا

انہیں اپنے کھاتے میں ڈالنا بےشرمی و بےحیائی ہے۔

## آٹھواں ثبوت:

## Ãتحِ عیسائیت حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی کے متعلق ڈاکٹر} لدمحمود دیوبندی کی تقیہ ½زی کا Yئزہ:

œرالمحققین راس المتکلمین Ãتحِ عیسائیت حضرت علامہ مولانا مولوی سید آلِ حسن رضوی موہانی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اکابرعلماء اہلِ سنت میں سے ہیں، آپ نے اپنی تصانیف کے ذر عیسائیت اور وہابیت کا 4 ین رد کیا۔ اہلِ سنت کی §ف سے آپ کے qلات و افکار کا کما حقہ تعارف پیش نہیں کیا Y سکا، جس کی وجہ سے عوام تو دور کی ½ت ہے علماء کی اکثریت آپ کے نام سے بھی ناواقف ہے حضرت علامہ مولانا آلِ حسن مُہانی رضوی رحمۃاللّٰہ علیہ نے اپنی کتاب ''تنقیح العبادات'' میں اہلِ سنت کی @ئید اور وہابیہ کی خوب Fدید کی ہے، دیوبندیوں کے نام نہاد ''محقق'' ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی نے مولانا آلِ حسن موہانی رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی کتاب ''الاستفسار'' کے مقدمہ میں آپ کی کتب میں درج عقائد کو ''مسلمانوں کے اجماعی عقائد'' قرار دیا ہے:

''ان کتابوں 6نظر کرنے سے مولانا آلِ حسنؒ کے عقائد کا ان الفاظ میں پتہ ملتا ہے اس سے معلوم ہو@ ہے کہ اس وقت یہ اہلِ سنت کے اجماعی عقائد تھے''

(مقدمہ کتاب الاستفسار ۵۵مطبو۔ دار المعارف، الفضل مارکیٹ، اردو ½زار، لاہور)

اسی مقدمے میں ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی نے ایک اور مقام 6مولانا آلِ حسن موہانی کے افکاروخیالات کو ''بحیثیت مجمع النورین اسلامی نظریہ فکر کے گرد حفا » کے عظیم پہرے'' قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''آپ کے افکاروخیالات بحیثیت مجمع النورین اسلامی نظریہ فکر کے گرد حفا » کے عظیم پہرے ہیں آپ کے پوتے سید محمد حیات الحسن موہانیؒ نے آپ کی کتاب ''تنقیح العبادات'' کے ابتدائیہ میں آپ کی کچھ اور کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے جن میں E کرہٗ



شہادت ( , نحہ کربلا) اور فوائد مثنوی مولانا روم زیادہ اہمیت رکھتی ہیں'' (مقدمہ کتاب الاستفسار ٦٤مطبو۔ دار المعارف، الفضل مارکیٹ، اردو ½زار، لاہور)

## حضرت مولانا آلِ حسن موہانی کے عقائد و نظریات:

ذیل میں حضرت مولانا آلِ حسن موہانی کی کتب کے وہ ا , ت پیش کیے Y رہے ہیں جن میں آپ نے امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے پیر سید احمد (کے بنائے ہوئے وہابی دیوبندی فرقہ) کے اصول و نظریات کا 4 ین رد کیا ہے۔

## مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر سید احمد پہلے (رگوں کو مشرک اور $عتی تھے qلانکہ خود $عتی تھے:

''مولوی اسماعیل ™ حبۃ اور سید احمد ™ حبۃ اگر pاگلے (رگوں کی ½توں کو شرک اور $عتِ Ÿلہ بتایا کرتے تھے مگر آپ اُ ں نے بہت سی ½تیں نکالیں کہ خیر القرون میں اس کا نشان اور پتہ بھی نہیں ملتا''۔

(تنقیح العبادات ۴۵مطبو۔ اردو 6یس، علی گڑھ)

## وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کو امام رازی سے )ا سمجھتے ہیں:

اسی کتاب میں ایک اور مقام 6لکھتے ہیں کہ ''مولوی اسماعیل ™ حبۃ نے جن کو وہابیہ ہند امام فخر الدین رازی سے افضل اور بڑا امام ابو حنیفہ اور ☐فعی کے Y نتے ہیں''۔ (تنقیح العبادات ٦٠مطبو۔ اردو 6یس، علی گڑھ)

## حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نور ہیں اور آپ کا , یہ نہ تھا:

حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی ''مولدِ مصطفوی'' میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا نور ہونا اور آپ کا , یہ نہ ہونا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آدمی ہو@ تو اس ماہ کا , یہ ہو@
جس کے , یہ نہ ہو وہ نور }ا ہے ا

(مولدِ مصطفوی ۲۴مطبو۔ اردو 6یس واقع علی گڑھ)

یہ عقیدہ بھی وہابیہ دیوبندیہ کے عقیدے کے خلاف ہے، کیونکہ وہابیہ دیوبندیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیتِ حسّی کے عقیدہ کی بناء پر اہلِ سنت و جماعت کو بشریت کا منکر قرار دیتے ہیں، دیوبندیہ کے مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے اپنی کتاب "تنقید متین" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ مبارک نہ ہونے کے عقیدے کے متعلق یہاں تک لکھا ہے:

"اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کا شیعہ کا ہے"

(تنقید متین ۱۲۱، ۱۲۲ ناشر انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع، گوجرانوالہ طبع اوّل ۱۹۷۶ء)

یعنی گکھڑوی صاحب کے مطابق مولانا آلِ حسن موہانی بشریت کے منکر اور شیعہ عقیدہ رکھنے والے ہوئے۔ نعوذ باللہ

استمداد میں وہابیہ دیوبندیہ کے استدلال کا ردِ بلیغ:

"وہابیہ لوگ کاملوں کی ارواح سے فیض حاصل کرنے کو محال اور اس اعتقاد اور اُس کے اعمال کو شرکِ جلی ٹھہراتے ہیں سو اُن کے اس قول کا غلط ہونا ثابت کیا جاتا ہے ازروئے چند مقدموں کے"۔ (تنقیح العبادات ۵۰ مطبوعہ اردو پریس علی گڑھ)

"پہلا مقدمہ یہ ہے کہ اس قولِ اخیر کا رواج دینے والا فرقہ وہابیہ کا ہے جو تیرھویں صدی میں پیدا ہوا ہے سو اُن نے اور بھی بہت سی باتیں غلط نکالی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب دین کی باتیں ہیں ازاں جملہ یہ کہ قرآن شریف میں جو فرمایا ہے کہ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی "مشرکین پکارتے ہیں غیر اللہ کو" یا فرمایا ہے: لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا تو مطلق ماسوی اللہ کو فرمایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا: اذا سئلت فاسئل اللّٰہ و اذا استعنت فاستعن باللّٰہ تو یہاں بالکل ماسوی اللہ سے مانگنے کو منع فرمایا اور فرقہ وہابیہ ایسی آیتوں اور حدیثوں کو ایسے محل میں لاتے ہیں جس طرف تقریریں لکھتے اور وعظ میں بیان کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں مطلق سے ماسوی اللہ مُراد نہیں بلکہ وہی اشخاص مراد ہیں جو نظر نہیں آتے جیسے ارواح اور فرشتے۔ حالانکہ یہ تخصیص قطعاً باطل ہے اور تحریفِ معنوی قرآن اور حدیث



کی لازم آتی ہے اسی کا نام بدعتِ سیّئہ ہے جو جہنم کو کھینچ لے جانے والی ہے"۔

(تنقیح العبادات ۲۲، ۲۳ مطبوعہ اردو پریس علی گڑھ)

وہابیہ بزرگوں کی قبروں کا ادب کرنے کو بت پرستی کہتے ہیں:

"اس آدابِ قبور کو (یعنی بزرگوں کی قبور کا ادب کرنے) کو وہابیہ بُت پرستی بتاتے ہیں حالانکہ ہمارے اگلے علمائے حقانی لکھتے آئے ہیں کہ مقبور کے ساتھ مانند اُس پاس اور لحاظ کے پیش آنا ایسا ہے جیسے اُس کی حیات میں پیش آنا ہوتا"۔

(تنقیح العبادات ۳۶ مطبوعہ اردو پریس علی گڑھ)

بزرگانِ دین کی قبر کے قریب مسجد بنانے کا ثبوت اور وہابیہ کا رد:

"جو وہابیہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اکثر مشائخ ہند میں ہوتا رہا ہے کہ مسجد کے پاس مقبرہ یا مقبرہ کے پاس مسجد بنائی جاتی ہے اس کو وہابیہ کہتے ہیں کہ عین قبرستان میں نماز پڑھنا ہے اور یہ نہیں دیکھتے کہ جہاں سے اسلام نکلا ہے وہاں سے یہی چلا آیا ہے کہ مسجدِ نبوی اور مرقدِ مصطفوی سے علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام اور اُس کے ساتھ حضرت صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کی قبر ایک ہی جگہ بنی ہے، ازاں جملہ تعظیمِ تبرکات کی کہ اُس کو بھی وہابیہ شرک فی العبادت اور بت پرستی کہتے ہیں حالانکہ قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ وہ صندوق جس میں تبرکات حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے رکھے رہتے تھے ایسا متبرک اور واجب التعظیم تھا کہ فرشتے اُسے اُٹھایا کرتے تھے تو حضرت خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام کے تبرکات بطریقِ اولیٰ واجب التعظیم ٹھہرے"۔

(تنقیح العبادات ۳۹، ۴۰ مطبوعہ اردو پریس علی گڑھ)

وہابیہ شاہ ولی اللہ کو اپنا پیشوا تو مانتے ہیں لیکن دراصل اُن کے مخالف ہیں:

"جن علمائے ہند کو وہابیہ اپنا مقتدا جانتے ہیں یعنی خاندان شاہ ولی اللہ صاحب کا سو اُن کے والد کے وقت سے اُن کے بعض پوتوں تک مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور اپنے پیروں کا عرس باستثناء گانے کے کیا کرتے تھے اور اُسکو

Y 4 نا کرتے تھے یعنی تعینِ Ⓠ ریخ کرتے تھے"۔

(تنقیح العبادات ۴۵ مطبو • اردو 6یس، علی گڑھ)

**شیخ عبدالحق محدث دہلوی 2س منعقد کرنے کو اچھا Y نتے تھے:**

"اور شیخ عبدالحق دہلوی نے کہ اُن کو بھی وہابیہ مغربی مانتے ہیں تعیّنِ 2س کا استحسان اپنے پیر سے نقل کرکے اُس کو $® ہونے سے } رج ٹھہرایا ہے"۔

(تنقیح العبادات ۴۶ مطبو • اردو 6یس، علی گڑھ)

## ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی کے اعلیٰ حضرت سے بُغض کا روشن ثبوت:

جیسا کہ پہلے ذکر کیا Y چکا ہے کہ ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی نے حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی کی کتاب "الاستفسار" اپنے مقدمہ اور اہتمام سے ٮائع کروائی، اس کتاب میں حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی "نبی" کا ٹجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے والا"

(کتاب الاستفسار ۲۸۸ مطبو • دارالمعارف، الفضل مارکیٹ، اردو ٮازار، لاہور)

نبی کے اس ٹجمہ کی وجہ سے ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی کو حضرت مولانا آلِ حسن موہانی 6 اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ "نبی" کا یہی ٹجمہ سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت مجددِ دین وملت علامہ مولانا مفتی الشاہ احمد رŸ } ن قادری بڑکاتی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بھی کیا ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی §ف سے کیا گیا نبی کا یہ ٹجمہ ڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی ™ حنتف سے ہضم نہ ہوسکا اور ڈاکٹر ™ حنتف نے (دیوبندی مذہب کا دوہرا معیار برقرار رکھتے ہوئے) اس ٹجمہ کو "مقامِ نبوت سے انحراف" قرار دیتے ہوئے لکھ دیا:

"مولانا احمد رŸ } ن نے قرآن کریم کے ٹجمہ میں نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کئے ہیں۔"



(مطالعۂ بڑیلویت جلد ۲ ۱۵۸ مطبو • دارالمعارف اردو ٮازار لاہور، ایضاً جلد ۲ ۱۵۷ مطبو • qقطبی کتب ڈپو، دیوبند)

اس کے کچھ سطر بعد یہی معاند ڈاکٹر ™ حنتف لکھتے ہیں:

"مولانا احمد رŸ } ن نے لفظ نبی کا ¬م ٹجمہ کرکے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مقامِ نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے۔"

(مطالعۂ بڑیلویت جلد ۲ ۱۵۸ مطبو • دارالمعارف اردو ٮازار لاہور، ایضاً جلد ۲ ۱۵۷ مطبو • qقطبی کتب ڈپو، دیوبند)

ان ا ، ت سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ "نبی" کے معنی "غیب بتانے والے" کرنے سے ڈاکٹر } لد دیوبندی ™ حنتف کو کس قدر تکلیف ہے، لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوⓠ ہے کہ ڈاکٹر ™ حنتف نے مولانا آلِ حسن موہانی کی  کتاب "الاستفسار" اپنے مقدمے اور حواشی کے , تھ ٮائع کروائی ہے، اس میں بھی "نبی" کا یہی معنی لکھا ہے، اس کے مقدمہ یا qشیہ میں ا ں نے یہ کیوں نہیں لکھا کہ "مولانا آلِ حسن موہانی نے "نبی" کا ٹجمہ "غیب کی خبر دینے والا" کرکے مقام نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے" حتٰی دونوں کا ٹجمہ ایک جیسا ہے تو صرف اعلیٰ حضرت 6 ہی اعتراض کیوں؟، دیوبندی دھرم کے یہی دوہرے معیار ہیں جن کی وجہ سے یہ ہر جگہ خفت اُٹھاتے ہیں۔ (راقم کے ⓠس دیوبندی علماء کے ایسے حوالہ Y ت محفوظ ہیں جن میں ا ں نے بھی "نبی" کا ٹجمہ "غیب کی خبریں دینے والا" کیا ہے)۔ قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولانا آلِ حسن موہانی کی کتب سے پیش کیے گئے یہ وہاسب شکن ا , ت عقائدِ وہابیہ دیوبندیہ کے سخت خلاف ہیں، مولانا آلِ حسن موہانی کے ان وہاسب شکن نظریات کا علم ہونے کے ٮاو دڈاکٹر } لدمحمود دیوبندی نے مولانا آلِ حسن موہانی کے عقائد کی تعریف کی اور ان کے عقائد کو اہلِ سنت کے اجماعی عقائد تسلیم کیا  کہ دراصل ان کی اپنی ٹدید ہے۔ قارئین حیران ہوں گے کہ پھر ڈاکٹر ™ حنتف نے اپنی ٹدید کرتے ہوئے ایسا کیوں لکھا؟ تو اس کا اب یہ ہے کہ 6 یشان

ہونے کی ¢ ورت نہیں کیونکہ تقیہ دیوبندی مذہب کا اہم § یقہ واردات ہے جس سے
کام لیتے ہوئے ڈاکٹر } لد محمود دیوبندی ™ حتہ نے مولانا آلِ حسن موہانی کے عقائد
کو "مسلمانوں کے اجماعی عقائد" اور "بحیثیت مجمع النورین اسلامی نظریہ فکر کے گرد
حفا » کے عظیم پہرے" تسلیم کیا ہے۔ شخص دیوبندیت سے اچھی § ح واقف
ہے اسے دیوبندیوں کے اس § یقہ واردات کا بخوبی علم ہے اس لیے ڈاکٹر ™ حتہ
سے اس فعل کا ™ در ہونا عجیب بات نہیں۔ یہ دیوبندی جہاں خود پھنس Y ئیں یا ان کو
, دہ لوح سنی عوام کو اپنے Y ل میں پھنسانا منظور ہو وہاں یہ اپنے عقائد کو چھپا کر تقیہ کر
لیتے ہیں، ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی ™ حتہ "کان پور" گئے، تو ا ں
نے وہاں اہلِ سنت کے , تھ مجالسِ میلاد و قیام میں شرکت شروع کردی، اس بات کی
اطلاع جZ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ™ حتہ کو ملی تو ا ں نے تھانوی
™ حتہ سے وŸ حت طلب کی، تھانوی ™ حتہ نے اس کا اب دیا:

"وہاں $ دون شرکت قیام کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیوی
منفعت بھی ہے کہ مدر سے تنخواہ ملتی ہے"

(E کرۃ الرشید جلد اوّل ۱۱۹ مطبو - ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور۔ سیف یمانی ۳۰
مطبو - مدنی کتب } نہ، نور مارکیٹ، اردو بازار، گوجرانوالہ)

دیوبندیوں کی تقیہ بازی کی تفصیل کے لیے امام المناظرین شیر بیشہ اہلِ سنت ابوالفتح
حضرت علامہ مولانا مفتی q فظ قاری محمد حشمت علی } ں لکھنوی **رحمة اللّٰه علیه**
کی کتب "راد المہند"، "**الصولة الاحديه على تقية حزب
التهانويه**" اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رŸ } ں نوری
برکاتی **رحمة اللّٰه علیه** کی کتاب "وہابیہ کی تقیہ بازی" ملاحظہ فرمائیں، دیوبندیوں
کی منافقت اور تقیہ بازی کے بیان 6 راقم کا ایک مقالہ بھی زیرِ E تیب ہے۔
ڈاکٹر } لد محمود دیوبندی کی اس کاروائی کا مقصد ردِ عیسائیت میں عظیم خدمات سرانجام
دینے والے ¬ لمِ اہلِ سنت حضرت مولانا آلِ حسن موہانی کو اپنے کھاتے (فرقے)
میں a ہر کرنا ہے۔ جس میں وہ یقیناً کامیاب نہیں ہو سکے۔



قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ متذکرہ بالا تمام علماءِ کرام مسلکِ اہلِ سنت سے
وابستہ تھے اور انہیں اعتقادات کے قائل تھے کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک کفر
وشرک ہیں لیکن ان حقائق کے علم کے باو دوہابیہ دیابنہ کا ان علما کو اپنے فرقے
کے علما میں a ہر کرنا صریح بے انصافی اور دھوکہ دہی 6 ئی ہے۔ جس کا مقصد صرف
یہی ہے کہ ان ( رگوں 6 کسی نہ کسی w بے سے قبضہ کر کے عوام کو بتایا Y ئے یہ عظیم
علما ان کے مسلک سے m رکھتے ہیں۔

## "بیانِ قدر شبِ برات" کی کتابیاتی تفصیل

یہ ر , لہ ۱۲۷۲ ہجری میں حضرت مفتی ™ حتہ نے رہائی کے بعد بریلی شریف میں قیام
کے دوران لکھا۔ یہ ر , لہ ۸ صفحات 6 ہے پہلی دفعہ ۱۲۷۳ ہجری اور
دوسری مرتبہ ۱۳۱۳ ہجری میں مطبع نامی، لکھنو سے ماہِ ن المعظم میں ئع ہوا۔ اس
کے بعد کوئی ا عت ہمارے علم میں نہیں ہے۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم

## طباعتِ نو کے متعلق چند ¢ وری وŸ حتیں

(۱) کتاب کی اِملا کو اصل کے مطابق برقرار رکھا گیا ہے البتہ کچھ الفاظ کی املا کو جدید
املا سے تبدیل کیا گیا ہے۔ جیسے "اوس کو اُس"، "او ں کو اُ ں" اور "Y ویں کو
Y ئیں"۔
(۲) 2 بی عبارات کے E اجم کو q شیہ کی بجائے متن میں متعلقہ عبارات کے , تھ لگا
دیا گیا ہے۔
(۳) جہاں q شیہ کی ¢ ورت س ہوئی وہاں q شیہ کے آخر میں "میثم قادری" لکھ
دیا گیا ہے @ کہ مصنف اور محشّی میں امتیاز رہے۔

(۴) ر, لہ ''بیانِ قدر شبِ برات'' کی تخریج کردی گئی ہے۔
(۵) اصل کتاب میں کہیں بھی عنوان قائم نہیں کیا گیا تھا اِس لیے ¢وری مقامات 6عناوین قائم کردیے گئے ہیں۔
(٦) بطورِ @ئید غیر مقلدین کے نقل کیے گئے ا , ت میں الفاظ قوسین میں درج ہیں وہ بھی اُنہیں کے ہیں سوائے مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ''منصبِ امامت'' کے، کیونکہ وہاں مشکل الفاظ کے معانی قوسین () میں لگا دیے گئے ہیں۔
(٧) ''بیانِ قدر شبِ برات'' کی جدید اشاعت (۲۰۱۲ء) میں دواغلاط باقی رہ گئیں %o اُن کو درست کردیا گیا ہے۔
(٨) جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، نور ، کاغذی بازار، کراچی نے بھی اپنے سلسلۂ اشاعت: ۲۵۳، بابت مئی ۲۰۱۵ء میں مقدمہ کو بوجہ مختصر کرکے اس ر, لہ کو شائع کیا۔
(٨) ''بیانِ قدر شبِ برات'' کی جدید اشاعت (۲۰۱۲ء) میں شامل راقم کے مقدمہ کو ترمیم اور مزید اضافہ جات کے , تھ پیش کیا جا رہا ہے۔
(٧) حضرات اس ر, لہ سے فائدہ اٹھائیں وہ فقیر کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل مزید کام کرنے کی ہمت عطا کرے اور اسلام 6موت دے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

میثم عباس حنفی قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com
۲۰۱۶/۵/۷ء



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡقُرۡاٰنَ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ وَّ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ عُلَمَآءِ اُمَّتِہِ الۡمُبَارَکَۃِ.

## یہ ر, لہ ہے بیانِ احوالِ شبِ برأت میں

قال اللّٰہ تعالیٰ:

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ. (پارہ: ۲۵ سورۃ الدخان آیت :۳، ۴)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے قرآنِ مجید کو ایک برکت والی رات میں، بے شک ہم ہیں ڈرانے والے اُس رات میں تقسیم کیے جاتے ہیں سب کام۔''

پختہ مفسرین (ا) لکھا ہے کہ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ سے مراد شبِ برأت ہے اور بڑی فضیلت اِس رات کی یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اِس رات کو مبارک رات فرمایا اور ایک بزرگی اس رات کی یہ ہے کہ قرآن مجید کو کہ منبع سب برکات کا ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ نے نازل کیا اور یہاں نازل کرنے سے مراد زمین 6نازل کرنا نہیں ہے۔

اور بھی آیۃ:

(ا) علامہ محمود آلوسی ''تفسیر روح المعانی'' میں لیلۃ البراۃ کے متعلق لکھتے ہیں: و قال عکرمہ و جماعۃ ھی لیلۃ النصف من شعبان. (تفسیر روح المعانی جلد ۲۵،

صفحه ۱۵۳ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) نیز ™ حتہ تفسیر قرطبی علامہ ابی عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی نے بھی حضرت عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ و قال عکرمه اللیلة المبارکة ھاھنا لیلة النصف من شعبان (الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد ۱۶، صفحه ۱۱۰ دار الکتاب العربی) (میثم قادری)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ. (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت: ۱۸۵)

ترجمہ: ”مہینہ رمضان کا ہے جس میں اُتارا گیا قرآن۔“ اور

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ. (پارہ: ۳۰ سورۃ القدر آیت: ۱)

ترجمہ: ”بے شک ہم نے اتارا قرآن کو شب قدر میں۔“

میں نزول زمین کا مراد نہیں ہوسکتا اِس واسطے کہ زمین پر قرآن مجید یک بارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا ۲۳ برس میں اُترا اور شروع اُس کا مہینہ ربیع الاول میں ہوا، نہ شبِ برأت میں نہ رمضان میں نہ شبِ قدر میں۔

## نزولِ قرآن کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیه رحمه کی تحقیق

شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے اس بات کی تحقیق میں لکھا ہے کہ شبِ برأت میں حکم اُتارنے کلام اللہ کا لوح محفوظ سے بیت العزت میں کہ ایک مکان ہے پہلے آسمان پر ہوا اور اسی سال کے رمضان شریف کے مہینہ میں شبِ قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُترا اور اوّل شروع نزول کلام اللہ کا جناب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه وسلم پر ربیع الاول میں ہوا، (تفسیر عزیزی فارسی پارہ عمّ جلد ۴ ۳۵۲، ۳۵۳ در مطبع مسلم بک ڈپو کٹرہ شیخ لال چند کنواں دھلی، تفسیر عزیزی مترجم اردو، جلد ۴ ۵۰۱ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۱۱/ دا@ گنج بخش روڈ لاہور) : اس آیت میں اور بھی آیۃ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ. (پارہ ۳۰، سورۃ القدر آیت ۱) میں اُتارنا لوح محفوظ سے بیت العزت میں مراد ہے



لیکن شبِ برأت میں اُتارنے کا حکم ہوا تھا اور اس سال کے رمضان کی شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے بیت العزت میں اُتارا گیا اور ماہ ربیع الاول میں اُترنا اُس کا زمین پر شروع ہوا کہ حضرت جبرئیل علیه السلام نے پیغمبر صلی اللّٰہ علیه وسلم کو سورۂ ”اِقراء“ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھائی اور تیئیس برس میں آہستہ آہستہ سب کلام مجید اُتر چکا اور اس رات میں ایک (رگی یہ ہے کہ سب کام تقسیم ہوتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ , رے برس آئندہ میں ہر شخص کی موت اور روزی اور حج اور سب کام ہونے والے ہیں لکھ کر ملائکہ کو اُن کی چٹھی مل جاتی ہے۔

## شبِ برأت کا مطلب:

برأت کے معنے ہیں چٹھی کے کسی کام کی کسی کو دیتے ہیں اس رات کا نام شبِ برأت اسی سبب سے ہے۔

## شبِ برأت میں شب بیداری کی فضیلت

ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللّٰہ عنه سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه وسلم نے فرمایا کہ شبِ برأت میں رات بھر شب بیداری کرو اور اُس کے دن کو یعنی پندرہویں تاریخ روزہ رکھو بے شک اللہ اُترتا ہے اس رات میں غروب آفتاب سے طرف پہلے آسمان کے اور کہتا ہے کہ ہاں کوئی استغفار کرنے والا ہے تو میں اُس کے گناہ بخشوں، ہاں کوئی روزی مانگنے والا ہے۔ تو میں اُسے روزی دوں۔ ہاں کوئی بلا میں پھنسا ہے کہ میں اُسے عافیت دوں ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے۔

(ابن ماجه جلد ۱ صفحه ۴۳۸ حدیث ۱۳۸۸ ”کتاب اقامة الصلوٰة“ ”باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان“ دارالفکر للطباعة والنشر و التوزیع بیروت لبنان۔ شعب الایمان جلد ۳ صفحه ۳۷۹ حدیث نمبر: ۳۸۲۲ ”باب فی الصیام“ ”ما جاء فی لیلة النصف من شعبان دار الکتب العلمیه بیروت لبنان“)

## اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا کی طرف اُترنے کا مطلب

Ã ئدہ: خدائے تعالیٰ کا اُترنا پہلے آسمان کی § ف اس سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ § ف اپنے بندوں کے متوجہ / رحمت ہو@ ہے ورنہ اُترنا نے m سے خدائے تعالیٰ 0 ک ہے۔(۲) اوراور u ں میں آیا ہے کہ ہر رات میں خدائے تعالیٰ Z تہائی رات 0 قی رہتی ہے۔ پہلے آسمان کی

(۲) حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوری علیہ الرحمہ کی اس وŸ حت سے وہابیہ کے خدا اعلیٰ ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے نزول کے متعلق Ã ‡ عقیدہ کا رد ہو@ ہے مشہور سیاح ابن بطو© نے اپنے سفرنامہ میں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ u یث نزول بیان کر کے منبر کی سیڑھیوں سے اُترا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے دنیا 6 اس § ح اتر@ ہے جس § ح دیکھو میں ممبر سے اتر@ ہوں، اس 6 ایک مالکی فقیہ سمیت دوسرے لوگوں نے اسے مارا۔

(ملاحظہ ہو سفرنامہ ابن بطو© اردو ترجمہ ۱۲۷ مطبو. نفیس اکیڈمی اردو 0 زار کراچی)

اس واقعہ کو وہابیوں کے مشہور مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد نے اپنی کتاب ''نظرِ علام'' ۱۰۸ (مطبو - دارالحدیث گجرات) میں بیان کیا ہے، اور غیر مقلد مولوی وحید الزماں حیدرآ0 دی نے بھی اپنی کتاب ''ہدیۃ المہدی'' ۱۱ (مطبو. دہلی) بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ کا نزولِ 0 ری تعالیٰ کے 0 رے میں یہی عقیدہ ہے۔(میثم قادری)

§ ف اُترتا@ ہے یعنی متوجہ / رحمت ہو@ ہے سو شبِ بَرأت کی یہ (رگی ہے کہ اس میں ¾ وبِ آفتاب ہی سے یہ توجہ اور عنایت ہوتی ہے اور بھی اس u یث سے 0 ت ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اس رات میں بڑی بخشش اور عنایت رکھی ہے کہ جس کی تفصیل نہیں اس u یث میں آیا ہے ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا اُس سے یہی مراد ہے کہ جس قسم کی q جت مانگنے والا ہو اُس کی مراد پوری کے Y ئے اور یہ u یث ™ ف اس 0 ت 6 دلالت کرتی ہے کہ شبِ بَرأت میں ہر قسم کی دعا قبول ہوتی



ہے۔

## شبِ بَرأت میں کثیر لوگوں کی بخشش کی Y تی ہے:

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شبِ بَرأت میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کر@ ہے / شمار 0 لوں بھیڑوں قبیلۂ بنو کلب (۳) کے (**شُعَبُ الایمان جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۳۸۲۴ "باب فی الصیام" ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان**)

## شبِ بَرأت میں کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

''ابن ماجہ'' نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ متوجہ ہو@ ہے شبِ بَرأت کو اپنے بندوں کی § ف تو سب خلق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک کو اور کینہ والے کو یعنی اُس شخص کو کسی مسلمان سے بے سبب کینہ رکھتا ہے اور اسی مضمون کی u یث ''بیہقی'' نے بھی روایت کی ہے۔

((۱) ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۹ حدیث: ۱۳۹۰ "کتاب اقامۃ الصلوٰۃ" "باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان" دار الفکر للطباعۃ و النشر و التوزیع بیروت لبنان، (۲) شُعَبُ الایمان جلد ۳ حدیث نمبر: ۳۸۳۰ صفحہ ۳۸۱ "باب فی الصیام" "ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان" دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان (۳) اَلْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِی شَیْبَۃَ جلد ۱۵ حدیث ۳۰۴۷۹ صفحہ ۴۰۵ کتاب الدعا ما قالو فی لیلۃ النصف من شعبان وَ ما یغفر فیہا من الذنوب المجلس العلمی دار قرطبہ بیروت)

**فائدہ:** "مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ" میں شیخ عبدالحق دہلوی نے بہت u یثیں اس مضمون کی کہ شبِ

(۳) بنی کلب ایک قبیلہ تھا، 2 ب میں کہ اُن کے ہاں بھیڑیں بکریاں بہت% خیال کرنا e ہیے کہ ایک بھیڑ کے 0 ل ہوتے ہیں Yp ئیکہ œ ہا بھیڑیں : خدائے تعالیٰ اس رات میں œ ہا کروڑ آدمی دوزخ سے آزاد کر@ ہے۔ ۱۲ منہ

بَرأت میں خدائے تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے لکھی ہیں (۴)

اور جس § ح کہ او6 والی u یث میں استثنا مشرک اور کینہ والے کا ہے اور روایتوں میں اتنے اشخاص کا اور بھی ذکر ہے کہ ان کو بھی خدائے تعالیٰ شبِ برأت میں نہیں بخشتا (۱) قاطع الرحم یعنی  اقارب سے $سلوکی کر@ ہے، (۲)¬ق یعنی  ماں l اپ کی نافرمانی کر@ ہے، (۳) شرابی (۴) زنا کار (۵) مسبل یعنی  Y0 مہ وضع داری کے لیے ٹخنوں سے نیچے لٹکا@ ہے، (۶) عُشار یعنی  ظلم سے محصول لوگوں سے لیتا ہے (۷) Y دوگر (۸) نجومی (۹) کاہن یعنی  جنوں اور شیطانوں کی آمیزش سے خبریں بتا@ ہے، (۱۰) شرطی یعنی سپاہی q کم کا  لوگوں 6 ظلم کر@ ہے (۱۱) Y بی یعنی  لوگوں کا مال بطور ظلم کے q کم کو دلوا@ ہے (۱۲) ™حبِ کو / یعنی نرد کھیلنے والا (۵) (۱۳) ™حبِ 2 طبہ یعنی ڈھولک طنبورہ طبلہ بجانے والا۔

: مسلمان کو e ہیے کہ ان گناہوں سے بہت بچے اس واسطے کہ یہ ایسے )ے گناہ ہیں کہ ایسی مغفرت¬مہ کی رات میں بھی نہیں بخشے Y تے۔

## شبِ برأت میں حضور صلی اللّٰہ علیه وسلم کا مبارک معمول

اور ''بیہقی'' نے حضرت¬ئشہ رضی الله عنه سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی الله علیه وسلم میرے 0س تشریف لائے اور کپڑے اُ@رے یعنی سونے کے لیے پھر اچھی § ح نہیں ٹھہرے تھے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کے تشریف لے چلے مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے 0س تشریف لے Y ئیں گے سو میں نکل کے آپ کی ہوئی سو آپ کو میں نے بقیع الغرقد (۶) میں 0یا کہ مومنین اور مومنات اور وں کے لیے آپ استغفار کرتے تھے میں نے کہا یعنی دل میں کہ

(۴) مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّه فی ایام السُنَه مطبو - دارالا عR کراچی ۱۹۳@۱۹۶ المقالة الثانیه کے تحت یہ q دیث نقل کی گئی ہیں۔ (میثم قادری)



(۵) نرد ایک lازی ہے جسے چوسر بھی ہیں لیکن شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیه الرحمه نے "ماثبت بالسنة" میں ''کو/'' کے معنے طبل و بژ* یعنی ''lجہ'' ہیں اور لکھا ہے کہ کو / وہ چھوNl , طبلہ ہے دوسر والا ہو@ ہے یا یدڈ گڈگی مراد ہے۔ (میثم قادری) (۶) بقیع الغرقد نام ہے ایک مقبرہ کا مدینۂ منورہ میں کہ اب عوام اُسے جنۃ البقیع ہیں۔ ۱۲ منه

میرے ماں باپ آپ E6/ اہوں آپ تو خدا کے کام میں ہیں میں دنیا کے کام میں ہوں اور میں پھر آئی اور اپنے حجرہ میں آ گئی، میرا دم ہ گیا تھا میرے آپ تشریف لائے مجھ سے پوچھا کہ کیسا دم ہے یعنی V رادم کیوں ہ گیا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ تشریف لائے اور سونے کے لیے اپنے کپڑے اُتارے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کر تشریف لے گئے، مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لیے جاتے ہیں میں اُٹھ کر آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ہوئی یہاں تک کہ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بقیع الغرقد(۷) میں دیکھا کرتے تھے آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کرتے تھے آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللّٰہ عنہا تُو ڈرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور مجھ سے کہا کہ

''یہ پندرہویں رات ن کی ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بشمار بالوں بھیڑوں قبیلۂ بنی کلب کے اور نظر رحمت نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں ف شرک کرنے والے اور نہ ف کینہ رکھنے والے کے اور نہ ف اُس شخص کے کہ اقارب سے بدسلوکی کرے اور نہ ف اُس شخص کے کپڑا لٹکائے یعنی جیسے مہ ٹخنوں سے تلے وضع داری کے لیے لٹکائے اور نہ ف اُس کے باپ کی نافرمانی کرے اور اُن کو ناخوش رکھے اور نہ ف دائم الخمر کے یعنی شرابی کے کہ ہمیشہ شراب پیتا رہے۔''

پھر اپنے کپڑے اُتارے پھر آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللّٰہ عنہا تو اجازت دیتی ہے مجھے اس رات کی شب بیداری کی میں نے کہا کہ ہاں ماں باپ میرے آپ پر قربان، پھر آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سجدہ نہایت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کی روح قبض ہو گئی میں نے اُٹھ کر آپ کو ٹٹولا اور آپ کے تلووں(۸) پر ہاتھ رکھا آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جنبش کی میں خوش ہوئی اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:



(۷) اس طویل حدیث میں سے حضور کے بقیع تشریف لے جانے والے واقعہ کو امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیلِ بالاکوٹ نے بھی اپنی کتاب ''صراط مستقیم'' ۷۵ (مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور ایضاً، ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور) میں نقل کیا ہے۔ (میثم قادری)

(۸) قدیم مطبوعہ میں یہاں ''آپ کے تلووں'' کے بجائے ''آپ کی تلواروں'' لکھا ہے یہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ حدیث شریف کے متن میں ''باطن قدمیہ'' کے الفاظ ہیں لہٰذا اسے حدیث شریف کے مطابق درست کر دیا گیا ہے۔ (میثم قادری)

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لَا أُحْصِیُ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

ترجمہ: ''پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی غصہ تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے بزرگ ہے منہ تیرا یعنی ذات تیری، نہیں شمار کر سکتا میں تیری تعریفیں، تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی۔'' ۲ ا منہ

جب صبح ہوئی میں نے اس دعا کا آپ کے سامنے ذکر کیا آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سیکھ لے تو اس دعا کو اور سکھا۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ سکھائی ہے اور مجھ سے کہا کہ سجدہ میں اسے بار بار تکرار کہو۔ انتہیٰ۔

(شُعَبُ الایمان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۴، ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۷ ''باب فی الصیام ما جاء فی لیلة النصف من شعبان'' دار الکتب العلمیة بیروت لبنان)

اِس حدیث سے بھی بڑی بزرگی شبِ برأت کی ثابت ہوتی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس رات میں عبادت کرے شب بیداری کرے اور مومنین اور

مومنات اور شہدا کے لیے استغفار کرے اور سجدوں میں نفلوں کی د¬ ئے مذکور ا تکرار کہے۔

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت ¬ ئشہ رضی اللّٰہ عنھا نے کہا کہ میں نے دیکھا شبِ بَرأت میں جناب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ میں مانند کپڑے 7ے ہوئے کے یعنی ا کمال ¬ b ی اور آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

سَجَدَ لَکَ خَیَالِیْ وَ سَوَادِیْ وَ اٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ فَهٰذِهٖ یَدِیْ وَ مَا جَنَیْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ تُرْجٰی (۹) لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَه (۱۰) وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ.

(۹) شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ اور ماثبت بالسنۃ مطبوعہ دار الا@ع کراچی کے ° میں ترجٰی کی بجائے یرجٰی لکھا ہے۔ (میثم قادری)

(۱۰) شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے ° میں "صَوَّرَهٗ" مو@ د نہیں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ نے @ د¬ "مَا ثَبتَ بالسنہ" نقل کی ہے اس میں صَوَّرہٗ کا لفظ @ مل ہے لیکن اس میں یَدِیْ کے بعد "وَ" @ مل نہیں ہے۔ (میثم قادری)

ترجمہ: "سجدہ کیا تجھ 6 ا6 طن میرے نے اور جسم میرے نے اور ایمان لایا تجھ 6 دل میرا : یہ میرا ہاتھ ہے اور @ کچھ اس سے میں نے گناہ کیا اپنے نفس 6 اے (رگ قدر کہ امید ہے تجھ سے ہر) ے کام کی بخش دے) ے گناہ کو سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے اُسے پیدا کیا اور اُس کی صورت بنائی اور اُس کے کان آنکھ بنائے۔" ۱۲ منہ

پھر اُٹھایا آپ نے سر مبارک اپنا پھر سجدہ کیا اور کہا:

اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ (۱۱) اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ اَخِیْ دَاوٗدُ وَ اغْفِرُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ



لِسَیِّدِیْ وَ حُقَّ لَهٗ اَنْ یَسْجُدَ (۱۲)

ترجمہ: "پناہ مانگتا ہوں میں تیری رŸ مندی کی غضب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عفو کی ± اب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے نہیں ا q © کر سکتا میں تیری تعریفیں تُو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی۔ کہتا ہوں میں جیسے کہا میرے بھائی داؤد نے اور } ک میں مَلتا ہوں میں منہ اپنا اپنے مالک کے لیے وہ اسی لائق ہے کہ اُسے سجدہ کریں۔" ۱۲ منہ

پھر اُٹھایا اپنا سر مبارک اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًّا مِنَ الشِّرْکِ تَقِیًّا لَا فَاجِرًا وَّ لَا شَقِیًّا (۱۳)

ترجمہ: "یا اللہ دے مجھے دل شرک سے 0 ک 6 ہیز گار نہ $ کار نہ $ بخت۔" ۱۲ منہ (الخ)

(شُعَبُ الایمان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۸ جلد:۳ "باب فی الصیام" ما "جاء فی لیلۃ النصف من شعبان" دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

**فائدہ:** جس آدمی کو خ@ ائے تعالیٰ توفیق عبادت شبِ بَرأت کی دے اُس کو e ہیے کہ                کچھ                نوافل

(۱۱) "شُعَبُ الایمان" مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے ° میں "لا احصی ثنا علیک" کے الفاظ مو@ د نہیں لیکن "ماثبت بالسنہ" میں مو@ د ہیں۔ (میثم قادری)

(۱۲) شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ کے متن میں وَ حَقَّ لَهٗ اَنْ یَسْجُدَ کے الفاظ مو@ د نہیں البتہ محقق نے q شیہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (میثم قادری)

(۱۳) شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت میں یہ د¬ اس § ح ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًا مِنَ الشر لَا جَا فیاً و لا شَقِیًّا. (میثم قادری)

موافق u یث اوّل کے 7 ھے یعنی @ د¬ اُس u یث میں ہے سجدوں میں ا تکرار

7ھے اور کچھ نوافل مطابق اس u یث کے 7ھے یعنی ہر رکعت میں سجدۂ اولیٰ میں سَجَدَلَکَ خَیَالِیُ آخر تک اور دوسرے سجدہ میں اَعُوۡذُ بِرِضَاکَ مِنۡ سَخَطِکَ آخر تک اور بعد سر اُٹھانے کے دوسرے سجدہ سے اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ قَلۡبًا آخر تک 7ھے اور حنفیہ کے نزدیک بھی نفلوں میں سجود وغیرہ میں ایسی دعاؤں کا 7ھنا Yئز ہے اور امام ابوحنیفہ™ حتر اور اکثر علماء کے نزدیک اq دیث مذکورہ میں سجدہ نماز کا ہی مراد ہے نہ نرا سجدہ بے نماز کے۔ اور اگر بہت نفلیں ایسی نہ 7ھ سکے ایک ایک دو گانہ(۱۴) دونوں u ں کے موافق 7ھ لے کہ یہ عمل شبِ برأت میں اتباع سنت موجبZ فلاح دنیا وآخرت ہے۔ شیخ امام عارف باللہ ابوالحسن بکری علیہ رحمہ نے فرمایا ہے کہ 4 ہے اس رات میں یہ دعا 7ھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ(۱۵) کَرِیۡمٌ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡعَفۡوَ وَ الۡعَافِیَۃَ وَ الۡمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ.

Fجمہ: ''یا اللہ تو عفو کرنے والا (رگ ہے دوست رکھتا ہے تو عفو کو : عفو کر مجھ سے یا اللہ میں e ہتا ہوں عفو اور عافیت اور ہمیشہ کی عافیت دنیا اور آخرت میں۔'' ۲ ۱ منہ(مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ صفحہ ۳۵۹ مطبو- دارالا عت،کراچی)

اس واسطے کہ اس دعا کا 7ھنا شبِ قدر میں وارد ہے اور بعد شبِ قدر کے سب راتوں سے یہ رات افضل ہے۔

## حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اس دعا کے 7 کو بھی 4 لکھا ہے اور ایک u یث نقل کی ہے حضرت آدم نے جبZ زمین 6اُF ے طوافِ } نۂ کعبہ , ت بار کر کے دو رکعتیں مقام ابراہیم میں 7ھ کے یہ دعا 7ھی تھی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعۡلَمُ سِرِّیۡ وَ عَلَانِیَتِیۡ فَاقۡبَلۡ مَعۡذِرَتِیۡ وَ تَعۡلَمُ حَاجَتِیۡ فَاعۡطِنِیۡ سُؤۡلِیۡ وَ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ



اَسۡئَلُکَ اِیۡمَانًا تُبَاشِرُ(۱۶) قَلۡبِیۡ وَ یَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعۡلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیۡبَنِیۡ اِلَّا مَا کَتَبۡتَ لِیۡ وَ

(۱۴) یعنی نماز کی دو رکعتیں۔ (میثم قادری)

(۱۵) مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ مطبو- دارالا عت،کراچی کے مطبو- میں ''عَفُوٌّ'' موجود نہیں ہے

(۱۶) مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ مطبو- کراچی کے - میں ''تباشر'' کی جگہ ''یباشر'' لکھا ہے نیز اس دعا کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر فتحُ العزیز جلد اول میں نقل کیا ہے۔ (میثم قادری)

رَضِّنِیۡ بِقَضَائِکَ(۱۷)

(مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ فِیۡ اَیَّامَ السَّنَہ ۳۵۹، ۳۶۰ مطبو- دارالا عت اردو بازار کراچی)

Fجمہ: ''یا اللہ بے — تو Yنتا ہے کہ میری بات اور کھلی، قبول کر میرا ±ر اور Yنتا ہے تو میری qجت : دے مجھے میری درخواست ہے اور Yنتا ہے تو میرے جی میں ہے : بخش گناہ میرے e ہتا ہوں میں تجھ سے ایسا ایمان کہ میرے دل سے لگ Yئے اور یقین سچا یہاں تک کہ Yنوں میں کہ نہیں پہنچتی مجھ کو مگر وہی چیز تو نے لکھ دی اور راضی کر مجھے اپنے تقدیر 6۔'' ۲ ۱ منہ

**تنبیہ**: ! Fکیبیں نمازوں کی اس رات میں منقول ہیں مثلاً یہ کہ سو رکعتیں 7ھے ہر رکعت میں گیارہ بار قل ھو اللّٰہ یا ہر رکعت میں دس دس بار کہ کل قل ھو اللّٰہ ہزار بار ہو Yئے یا یہ کہ ۱۴- رکعتیں 7ھے بعد اُس کے ۱۴ بار الحمد اور ۱۴ بار قل ھو اللّٰہ اور ۱۴ بار قل اعوذ برب الفلق اور ۱۴ بار قل آعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لَقَدۡ جَآءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ الآیۃ. (0رہ ۱۱، سورہ تو / آیت ۱۲۸) ایک بار اور اُن کے ثواب بیان کیے ہیں سو u یثیں اس باب میں نقل کی گئی ہیں ثابت نہیں ہیں É موضوع ہیں اُن کے موافق عمل نہ e ہیے(۱۸)

## شبِ برأت میں آتش بازی Wم ہے

**تنبیہ ثانی**: شیخ عبدالحق دہلوی نے ''مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ'' میں لکھا ہے کہ ''شبِ

برأت میں روشنی کرنا چراغ جلا کے گھروں میں دیواروں پر رکھنا آتش بازی چھوڑنا اور اس بات کے لیے مجتمع ہونا بہت بُری بدعت ہے سوا ہندوستان کے اور کہیں اِس کا رواج نہیں سو یہ بات ہنود سے مسلمانوں

(۱۷)ماثَبَتَ بِالسُّنه مطبو • دارالا شاعت کراچی اور تفسیر فتح العزیز جلد اول میں رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ موجود نہیں ہے اس کی جگہ رضائک قسمت لی کے الفاظ ہیں۔(میثم قادری)

(۱۸)اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس رات نوافل ادا کرنا منع ہیں کیونکہ اور آئندہ صفحات میں خود حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری علیہ الرحمہ نے شبِ برأت میں نوافل کی تلقین کی ہے یہاں مفتی صاحب کی مراد یہ ہے کہ بعض کتب میں احادیث سے نقل کی جاتی ہیں چونکہ وہ احادیث موضوع ہیں اس لیے کوئی یہ اعتقاد رکھ کرنہ پڑھے کہ نفل کی یہ ترکیب اور اس کا ثواب حدیث سے ثابت ہے اپنی مرضی سے جتنا دل چاہے نوافل ادا کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔(میثم قادری)

نے لے لی ہے جیسے وہ دیوالی میں چراغاں کرتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ شبِ برأت میں کرنے لگے اور بہت رسمیں کفر کی ہند کے مسلمانوں میں بسبب اختلاط ہنود کے جاری ہوگئی ہیں۔" (مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَة مترجم ۲۰۷، ۲۰۶ مطبو • دار الاشاعت اردو بازار، کراچی) اور "فتاویٰ قنیہ" (۱۹) میں ہے اِسْرَاجُ السُّرجِ الْکَثِیْرَةِ لَیْلَةَ الْبَرَاةِ(۲۰)فِی السِکَکِ وَ الْاَسْوَاقِ بِدْعَةٌ وَ کَذَا فِی الْمَسَاجِدِ وَ یُضْمِنُ الْقِیَمَ. (فتاویٰ قنیہ باب فیما یتعلق بیوم عاشورا و لیلة البرأت صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷) یعنی "جلانا بہت چراغوں کا شبِ برأت میں کوچوں میں اور بازاروں میں بدعت ہے اور

(۱۹)فتاویٰ قنیہ نامعتبر کتاب ہے اس کے متعلق اعلیٰ حضرت اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں:

"اس حکایت کا ماخذ کی زاہدی اور محکی فیہ وقنیہ وزاہدی معتمد نہ قنیہ معتبر خصوصاً ایسی حکایت ہیں کہ بمعنے مفید مخالف اصلاً قواعدِ شرع سے مطابق نہیں" فی رد المحتار اول کتاب الطهارة کتاب القنیه مشهور بضعف الروایة ا ه و فی العقود الدریة آخر الکتاب ذکر ابن وهبان انه لا یلتفت الی مانقله صاحب القنیه یعنی الزاهری مخالفا للقواعد ما لم یعضده نقل من غیره و مثله فی النهر ایضاً ا ه و نقله ایضًا فی الدرر عن المصنف عن ابن و هبان و فی صوم الطحطاوی قبل فصل العوارض بنحر ورقة القنیه لیست من کتب المذهب المعتمده (ترجمہ: "ردالمحتار کتاب الطهارة کی ابتداء میں ہے قنیہ ایسی کتاب ہے جو ضعیف روایات میں مشہور ہے اھ "العقود الدریہ" کے آخر میں ہے کہ ابن وہبان نے کہا صاحب قنیہ یعنی زاہدی کی مخالف قواعد نقل کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جب تک کسی اور کی روایت سے تائید نہ ہو جائے اسی طرح نہر میں بھی ہے اھ دُر میں بھی بواسطہ مصنف ابن وہبان سے قنیہ کا ضعف نقل کیا ہے طحطاوی نے کتاب الصوم میں فصل فی العوارض سے تقریباً ایک ورق پہلے نقل کیا کہ قنیہ مذہب کی معتمدہ کتب سے نہیں ہے۔") خصوصاً زاہدی۔اس میں بالخصوص متہم کہ وہ مذہب کا معتزلی ہے اور معتزلہ خذلهم الله تعالیٰ کے نزدیک اموات مسلمین کے لیے دعا محض بیکار کما نص علیه فی شرح العقائد و شرح الفقه الاکبر وغیرها.

(بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاة الجنائز ۱۰ مطبو • حسنی پریس واقع محلّہ سوداگران ،بریلی)

حضرت علامہ شامی "شرح عقود رسم المفتی" میں فرماتے ہیں:

"علامہ محمد ہبۃ اللہ بعلی "الاشباہ" کی شرح کے شروع میں لکھتے ہیں فتویٰ کے لحاظ سے ضعیف کتابیں یہ ہیں......قنیہ کے مصنف کی تمام کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں"

(شرح عقود رسم المفتی ۲۱ مترجم مفتی سعید احمد پالنپوری دیوبندی ناشر مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲۰)"فتاویٰ قنیہ" کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر ۳/۲۷۴۹ ہے لیکن اس میں السّکُلَکِ کی جگہ السکک لکھا ہے نیز اس میں "لیلة البراة" کے الفاظ بھی

موجود نہیں ہیں۔ (میثم قادری)

ایسے ہی وں میں اور متولی کا صرف میں سے یہ چراغ جلائے تو اُس کا @وان دے۔"(۲۱)

(۲۱) خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یہ شبہ نہ ہو کہ مختلف فیہ ہے کہ بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مکروہ کیونکہ ان دونوں قولوں میں بآ, نی تطبیق ہوسکتی ہے اور وہ اس § ح کہ علماء استحباب روشنی کے قائل ہیں اُن کی ¾ض روشنی سے یہ ہے کہ مساجد میں /نیت ثواب قنادیل وغیرہ روشن کرنا مستحب ہے کہ صحا /کرام رضی اللّٰہ عنھا نے مساجد میں ہی روشنی کی اور علماء کراہیت کے قائل ہیں ان کی ¾ض یہ ہے کہ علاوہ مساجد کے بِلا ¾ض صحیح مثلاً بازاروں وغیرہ مقامات 6روشنی نہ کرنا e ہیے کہ اس میں کوئی Âئدہ نہیں محض مال کا Ÿئع کرنا ہے۔ (فضائل الشعبان ١١ مطبو. کریمی 6یس، لاہور)

اس کے کچھ صفحات بعد مزید لکھتے ہیں کہ "روشنی کے تین درجے ہیں۔ (۱) ایک بقدر q جت ¢ وری لا$ی۔ وہ اس قدر میں q صل ہے کہ جیسے صحا / رضی اللّٰہ عنھا شروع امر میں کھجور کی ؤخیں جلا کر اپنی q جت پوری کر لیا کرتے تھے اس میں کا فرش اور Y ئے سجدہ اور نمازی لوگ ایک دوسرے کو نظر آ Y تے تھے۔ (۲) دوم زینت کے لیے وہ فعل حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللّٰہ عنہ کا تھا کہ تمام کثرت قنادیل سے چمک اٹھی جیسا کہ "غنیّۃ" کی عبارت سے ہم لاٹ کر آئے ہیں اور جیسا کہ "تنبیہ" فقیہ ابواللیث علیہ رحمہ میں ہے "رای القنادیل تزھر فی المساجد" اسی § ح "حلبی" وغیرہ میں ہے ¾تصیکہ کل روایتوں میں لفظ تزھر صیغۂ مضارع موجود ہے اور وہ مشتق ہے زہور سے اور معنے اس کے صراح میں ہیں زہور "روشن شدن آتش و بالا گرفتنِ آں" بنا بریں ہم ہیں کہ یہ فعل امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کا بلاشبہ قدر q جت ¢ وری سے زیادہ تھا لیکن یہ بھی ہے کہ قدر q جت زینت سے زیادہ تھا۔ (۳) سوم یہ کہ زینت مکان تو متعدد قنادیل سے q صل ہوسکتی تھی مگر بلا ¾ض صحیح خواہ نخواہ فخر و نمود و نمائش کے لیے روشنی میں مبالغہ کیا۔ بے — یہ اسراف ہے اور جس کسی نے منع کیا اسی قسمِ ثالث سے منع کیا ہے نہ کہ قسم اوّل و دوم سے و لا یخفی ذالک علی الفقیہ.

: لوگ اول و دوم سے بلالحاظِ نیت Wم و$®ک کہہ دیتے ہیں وہ بہت بڑی کج فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو e ہیے کہ حضرت تمیم داری اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ وغیرہم کے معمول /کا ادب کریں کہ پہلے پہل بغرضِ زینتِ مساجد یہ فعل ا ں نے کیا قدر q جت ¢ وریہ سے یقیناً روشنی زیادہ تھی۔ حیرت ہے کہ جZ یہ لوگ مدینہ منورہ Y تے ہوں گے اور روضۂ نورانی آ ت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے گردا گرد جھاڑ اور Âنوس اور ہزار ہا قنادیل دیکھتے ہوں گے تو اُن کی جگمگاتی ہوئی روشنی سے آنکھیں بند کر لیتے ہوں گے یا کیا اور بوجہ غیظ و غضب روضۂ اطہر کی کما ینبغی زیارت بھی کرتے ہوں گے یا نہیں"۔

(فضائل الشعبان ١٦ مطبو. کریمی 6یس، لاہور)

اجمل العلماء سلطان المناظرین حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی علیہ الرحمہ "حموی" اور "ماثبت بالسنہ" کی عبارات کے متعلق فرماتے ہیں:

"ان میں ان چراں کی ممانعت نہیں É شبِ برأت کی اس روشنی کی ممانعت ہے جس میں کوئی نیت خیر نہ ہو اور بغرض تفاخر وغیرہ مفا ‡ کے اس زمانہ میں رائج ہو اور اپنے مکانات اور دیواں 6اس کی رسم ہو......تو ایسی روشنی جس میں ایسے مفا ‡ ہوں اور نیت خیر نہ ہو وہ ¢ ورنا Y ئز و Wم ہے اسی § ح مال وصیت یا وقف سے کی ¢ وری روشنی سے زائد چراغ جلانے واقعی ممنوع ہیں (بقیہ q شیہ اگلے 6ملاحظہ کریں)

## برکت والے اوقات میں گناہ کرنا زیادہ ±اب کا باعث ہے

مسلمان آدمی کو e ہیے کہ اس رات (رگ میں $®ک مذکورہ اور سf گناہوں سے 6ہیز کرے اس واسطے کہ لاٹ ہے شرع میں کہ اوقاتِ متبرکہ میں گناہ کرنا مُوجZ زیادہ ±اب کا ہو@ ہے اور بہت بُری رسم قریب /کفر یہ ہے کہ شبِ برأت میں اکثر جُہّال گھوڑے ہاتھی مٹی کے رکھتے ہیں اور اُن 6 چراغ جلاتے ہیں سوان لوگوں نے تو بے — شبِ برأت کو بالکل دیوالی کر دیا مردوں کو e ہیے کہ عورتوں کو اور اہل علم کو e ہیے کہ بے علموں کو ایسی باتوں سے منع کریں اور سمجھا کے باز رکھیں۔

## خلاصۂ ر, لہ

اور خلا اس ر, لہ کا یہ ہے کہ شبِ برأت سبھ (رگ رات ہے بعد شبِ قدر کے اس کا رتبہ ہے اس رات میں دۓ قبول ہوتی ہے اور عبادت کا زیادہ ثواب ہو@ ہے

اس رات میں سٹ بیداری کرے۔ نفلیں ﷺ ھے اور ! نفلوں کے سجدوں میں وہ
دہ ئیں ﷺ ھے پیغمبر ™ حتمٰ نے ﷺھی %o اور استغفار اپنے لیے اور مومنین اور
مومنات اور شہدا کے لیے کرے درود اور ذکر الٰہی اور تسبیح ﷺھ کے رات ختم کرے
دہ ئیں اپنے لیے اور سٹ دوسھب آشنا 3 یزقر ں اور مسلمانوں کے لیے ما اور
روشنی آتش بازی اور سٹ گناہ کے کاموں سے بچے، یہ ر, لہ ۱۲۷۲ ہجری میں

(گزشتہ کا بقیہ q شیہ ملاحظہ کریں) تو ان سے Ƒاو تح کے ختم میں خرا ںِ نہیں
کر سکتے تو وہابیہ کی یہ جہالت ہے کہ ا ں نے اس سے یہ غلط نتیجہ اخذ کر لیا کہ
Ƒاو تح کے ختم میں خرا ںِ ہی نا Y ئز لاتٓ ہوا É ان مسائل کی حقیقت یہ ہے
کہ وصیت و وقف میں مال دینے والے کی نیت کا لحاظ ¢ وری ہو@ ہے اور ا ں
نے خرا ںِ کی نیت سے نہیں دیا لہٰذا ان کا مال اس مصرف میں خرچ نہیں ہو سکتا"
(فتاوٰی امجلیہ کتاب الحظر والا با حہ جلد ۳ ۳۴۲ شبیر برادرز اردو بازار، لاہور)

مزید تفصیل کے لیے دو ماہی "کلمہ حق" شمارہ نمبر ۹ ملاحظہ کریں اس میں
حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری کا ر, لہ "فضائل الشعبان" اور اجمل
العلماء حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی کا مکمل فتوٰی ﷺمل ہے۔ (میثم قادری)

"بیان فضیلت و مرتبۂ شبِ برأت" میں لکھا گیا لہٰذا نام اس کا "بیانِ قدر شبِ برأت" رکھا گیا
۱۲ ھ ۷۲

خدائے تعالٰی مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور لف کو ئے باطن و a ہر عطا فرمائے۔

**والمولف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ اللّٰہ الصمد**

**واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام**
**علٰی خیر خلقہ محمد و اٰلہ اصحابہٖ اجمعین۔**



# تمت

قطعۂ @ ریخ طبع از نتائج افکار طبع سلیم شیخ امیر اللّٰہ k تسلیم

لطفِ حق سے چھپا یہ نسخۂ خوب
ہر ورق جس کا رشکِ لالہ ہے
مصرع , لِ طبع لکھ تسلیم
نافعِ خلق کیا ر, لہ ہے
۱۲۷۳ھ

} تمۃ ا

خدا کے فضل سے یہ ر, لہ شبِ برأت میں تصنیف ¬ لمِ باعمل فقیہ بے $ل مولنا بالفضل و
الکمال اولٰینا جناب مفتی محمد عنایت احمد مرحوم مغفور اہتمام راجی رحمۃ ربہ الصمد ابو
الحسنات قطب الدین احمد سے دوسری مرتبہ مطبع نامی لکھنو ماہِ ن المعظم ۱۳۱۳ھ میں
چھپا۔

## اعلٰی حضرت کا پیغام مسلمانانِ اہلِ سنت کے نام

شبِ برأت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت
عزّوجل میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزّوجلّ بطفیلِ حضور پُرنور، شافعِ یومُ
النُّشور، علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف
فرما@ ہے مگر چنداں میں وہ دو مسلمان ۔ با ہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرما@
ہے، ان کو رہنے دو۔ حتےٰ Z کہ آ : میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر
دیں یا مُعاف کرا لیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حقوق العباد سے صحائف اعمال (یعنی اعمال
نامے) } لی ہو کر بارگاہِ 3 ت عزّوجلّ میں پیش ہوں۔ حقوق مولٰی تعالٰی کے لیے
توبۂ ™ دِقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے تو /

بیانِ قدر شبِ برأت

کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں ) ایسی qلت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ¢ور اِس سٔ میں امید مغفرت@ مّہ (@م۔مَہٗ ) ہے بشرطِ صحت عقیدہ۔ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیُم۔ یہ سنّت مصالحتِ اخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا ) و معافی حقوق بحمدہٖ تعالٰی یہاں , لہائے دراز سے Yری ہے۔اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجْراء کرکے مَنْ سُنَّ فِیْ الْاِسْلَام سُنَّةَ حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَی (یعنی اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کے لیے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک اس 6عمل کریں ان سfکا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا Yئے %اِس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔ ) کے مصداق اور اِس فقیر کے لیے عفو و ¬فیت دارین کی دُ¬ فرمائیں۔فقیر آپ کے لیے دُ¬ کر@ ہے اور کرے گا۔(ان شاء اللّٰہ عزّوجل) سfمسلمانوں کو سمجھا دیا Yئے کہ وہاں نہ }لی زبان دیکھی Yتی ہے نہ نفاق ا ہے۔صلح و معافی سfسچے دل سے ہو۔

والسّلام

فقیر احمد رŸ قادری

( ت مکاتیب رŸ ۳۵۶، ۳۵۷ مطبو ۔ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور)